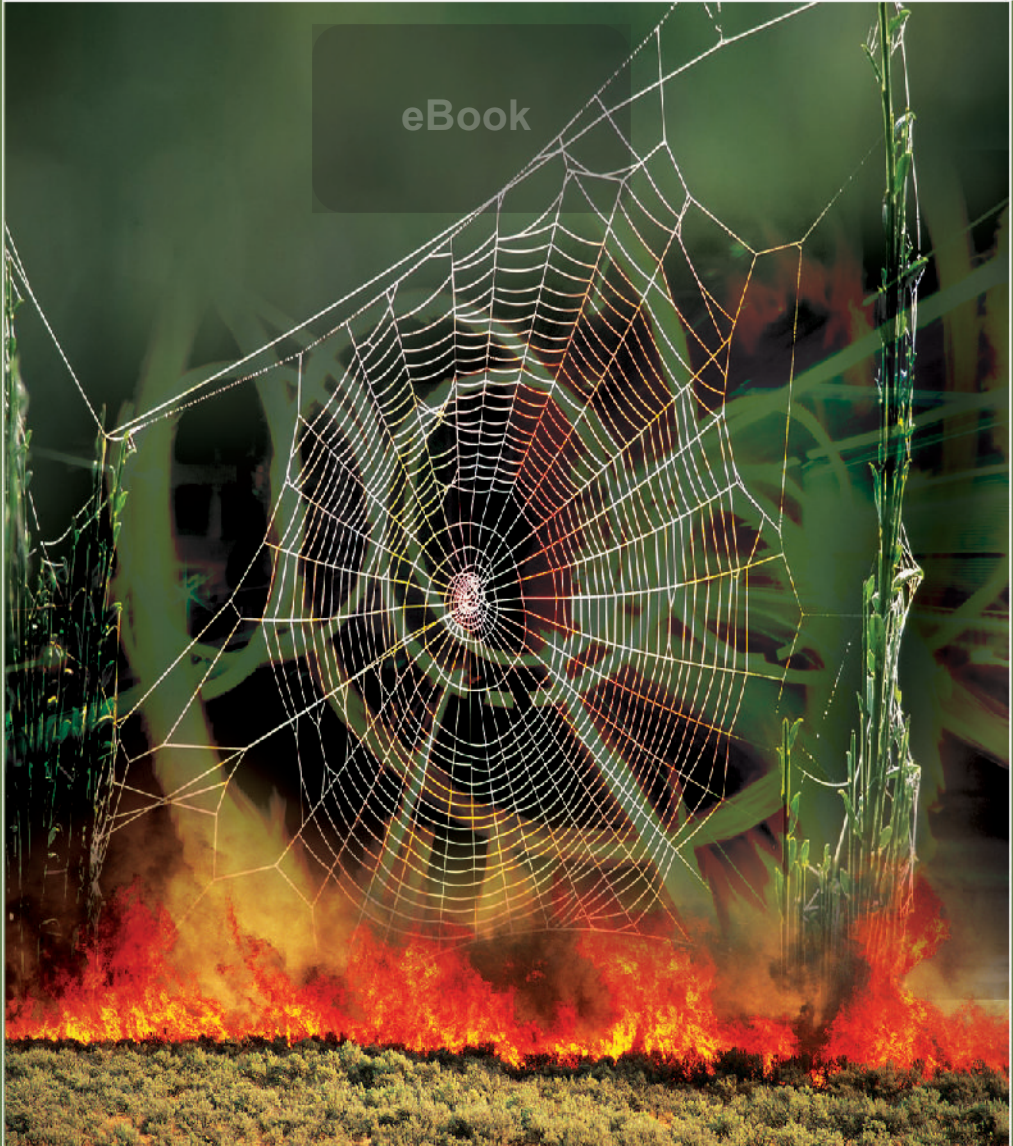


# شیطان کی چالوں سے کیسے بچا جائے؟

كَيْفَ تَنْجُو مِنْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ

eBook



شیطان کی چالوں سے کیسے بچا جائے؟

كَيْفَ تَنْجُو مِنْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WEFARE FOUNDATION

نام کتاب \_\_\_\_\_ شیطان کی چالوں سے کیسے بچا جائے؟

تالیف \_\_\_\_\_ نامعلوم

ناشر \_\_\_\_\_ انہدی پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن \_\_\_\_\_ دوم

طباعت \_\_\_\_\_ اوّل

تعداد \_\_\_\_\_ 2000

ISBN \_\_\_\_\_ 978-969-690-046-7

تاریخ اشاعت \_\_\_\_\_ جنوری 2022ء، جمادی الثانی 1443ھ

## ملنے کے پتے

7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan

فون: +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

[www.alhudapublications.org](http://www.alhudapublications.org)

[www.alhudapk.com](http://www.alhudapk.com) [www.farhathashmi.com](http://www.farhathashmi.com)

پاکستان

PO Box 2256 Keller TX 76244

فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918

[www.alhudaonlinebooks.com](http://www.alhudaonlinebooks.com)

امریکہ

5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada

فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679

[www.alhudainstitute.ca](http://www.alhudainstitute.ca)

کینیڈا

14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,

Essex RM6 4AJ London U.K.

فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096

[alhudauk.info@gmail.com](mailto:alhudauk.info@gmail.com)

[alhudaproducts.uk@gmail.com](mailto:alhudaproducts.uk@gmail.com)

برطانیہ

## فهرست

صفحه	عنوانات
11	♦ مَنْ هُوَ الشَّيْطَانُ
13	♦ بِدَايَةِ الْعِدَاوَةِ
15	♦ فَيَا أَخِي الْحَبِيبَ
19	♦ بُشْرَى
21	♦ ضَعْفُ الشَّيْطَانِ
25	♦ قُوَّةُ الشَّيْطَانِ
27	♦ تَحْلِيضٌ وَ تَذَكِيرٌ
29	♦ فَيَا عَبْدَ اللَّهِ.. يَا أَمَةَ اللَّهِ!
33	♦ حَيْلُ الشَّيْطَانِ وَ مَكَايِدُهُ
35	1. الدَّعْوَةُ إِلَى الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ
37	2. التَّنَشِيكُ فِي أُصُولِ الدِّينِ
37	3. الصَّدْقُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ
41	4. الْحَثُّ عَلَى اِزْتِكَابِ الْمَعَاصِي وَ الْمُخَالَفَاتِ
41	5. الْحَثُّ عَلَى اِزْتِكَابِ الْقَوَاحِشِ وَ الدَّعْوَةُ إِلَى التَّعَرِّيِ
43	6. اِفْسَادُ ذَاتِ الْبَيِّنِ
43	7. نِسْيَانُ ذِكْرِ اللَّهِ
45	8. تَرْكُ الصَّلَاةِ أَوْ التَّهَاوُنُ بِهَا
47	9. الْاِفْتِرَاءُ عَلَى اللَّهِ
49	10. التَّحَاكُمُ إِلَى الطَّاغُوتِ
49	11. تَرْيِيْنُ الْبَاطِلِ فِي صُوْرَةِ الْحَقِّ
53	12. اِيْدَاءُ الْاِنْسَانِ
55	13. الْعُصْبُ وَ الْعَجَلَةُ
57	14. فِتْنَةُ الْاِنْسَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ
59	15. تَجْنِيْبُ النِّسَاءِ لِلْفَسَادِ

16. التَّفَرُّيقُ بَيْنَ الرُّؤْيَيْنِ 61
- كَيْفَ تَنْجُو مِنْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ؟ 63
1. الْإِيْمَانُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ 65
2. الْإِحْلَاصُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ 67
- قِصَّةٌ عَجِيبَةٌ 69
3. الْمُنْتَابِعَةُ لِلرَّسُولِ ﷺ 71
4. الْإِحْسَانُ فِي الْعِبَادَةِ وَبِخَاصَّةِ الصَّلَاةِ 73
- كَثْرَةُ السُّجُودِ 77
- سُجُودُ السَّهْوِ 77
- حُلُّ عُقْدِ الشَّيْطَانِ 79
5. اللَّجُوءُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى 79
6. تَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ 81
7. الْإِسْتِعَاذَةُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ 83
- مَوَاضِعُ الْإِسْتِعَاذَةِ 85
- ا- فِي الصَّلَاةِ 85
- ب- عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ 85
- ج- عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ 87
- د- عِنْدَ الْغَضَبِ 87
- ه- فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ 87
- و- عِنْدَ نُزُولِ الْمَنْزِلِ 91
- ز- عِنْدَ سَمَاعِ نَهْيِ الْجَمَارِ وَتَبَاحِ الْكِلَابِ 91
- ح- عِنْدَ التَّشْكِيكِ فِي الْعَقِيدَةِ 93
- ط- عِنْدَ الْجَمَاعِ 93
- ي- عِنْدَ التَّوَمِّ 93
- ك- عِنْدَ الرُّؤْيَا السَّيِّئَةِ 95

- 95 8. ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
- 101 9. قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ
- 103 • فَضْلُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ النَّوْمِ
- 107 10. الْوُضُوءُ عِنْدَ الْعَصَبِ
- 109 11. التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ
- 111 12. تَطْهِيرُ الْبُيُوتِ وَحِفْظُهَا
- 115 13. تَحْصِينُ الْأَهْلِ وَالْأَوْلَادِ
- 119 14. غَضُّ الْبَصْرِ
- 121 15. تَرْكُ الْخَلْوَةِ بِالْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ
- 123 16. الزَّوْجُ
- 125 17. تَعَمُّدُ مَخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ
- 125 ا- الْأَكْلُ بِالْيَمِينِ
- 125 ب- إِسْتِحْبَابُ الْقِيلُولَةِ
- 127 ج- تَرْكُ التَّبَذِيرِ
- 127 د- التَّائِنِي فِي الْأُمُورِ
- 127 ه- رَدُّ التَّنَاوُبِ
- 129 18. تَجَنُّبُ بَعْضِ الْأَلْفَاظِ وَالْعِبَارَاتِ وَالْأَسْمَاءِ الَّتِي يُحِبُّهَا الشَّيْطَانُ وَمِنْهَا
- 129 • قَوْلُ (لَوْ)
- 129 • قَوْلُ: تَعَسَّ الشَّيْطَانُ
- 131 • إِسْمُ الْأَجْدَعِ
- 131 19. تَيْقُنُ ضَعْفِ الشَّيْطَانِ
- 133 • حِزْرٌ مِنَ الشَّيْطَانِ
- 133 20. الدُّعَاءُ
- 135 21. تَرْكُ السَّفَرِ وَحَيْدًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى إِمَامِ الْمُرْسَلِينَ  
وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ نَبِينَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
أَمَّا بَعْدُ:

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ هُوَ عَدُوُّ الْإِنْسَانِ الْعَنِيدُ وَخَصْمُهُ الْعَنِيدُ  
الَّذِي لَا يَزَالُ يَكِيدُ لَهُ مِنْذُ وِلَادَتِهِ وَحَتَّى مَوْتِهِ، وَلَا يَكُفُّ عَنْ  
تَزْيِينِ الشَّرِّ وَطُرُقِ الضَّلَالِ لَهُ لِيَسْلُكَهَا وَيَتَعَدَّ عَنْ طُرُقِ الرَّشَادِ  
وَسُبُلِ الْإِسْتِقَامَةِ.

وَالشَّيْطَانُ يُرِيدُ إِهْلَاكَ الْإِنْسَانِ بِشَتَى السُّبُلِ؛ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا

يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [فاطر: 6]

فَهُوَ يُوسُّوسُ تَارَةً، وَيُزَيِّنُ الْمَعَاصِيَ وَالْمُخَالَفَاتِ تَارَةً، وَيُضِدُّ  
عَنِ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ تَارَةً أُخْرَى.

وَقَدْ بَيَّنَّا فِي هَذَا الْكُتَيْبِ حَيْلَ الشَّيْطَانِ وَمَكَائِدَهُ وَأَسَالِيْبَهُ فِي  
إِضْلَالِ الْعَنِيدِ، ثُمَّ ذَكَرْنَا وَاحِدًا وَعِشْرِينَ سَبَبًا شَرْعِيًّا يَعْتَصِمُ بِهَا  
الْإِنْسَانُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَقَدْ حَرَّضْنَا عَلَى أَنْ يَكُونَ كَلَامُنَا كُلُّهُ  
مُسْتَمَدًّا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ.

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اور درود و سلام ہو تمام رسولوں کے امام، روشن پیشانی اور چمکتے اعضاء والے بابرکت (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے قائد، ہمارے نبی محمد (ﷺ)، آپ کی آل اور آپ کے تمام اصحاب پر۔۔۔ اس کے بعد:

بے شک شیطان مردود جو انسان کا سخت عداوت رکھنے والا دشمن ہے اور مخالفت (جھگڑے) کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے، وہ انسان کے خلاف اس کی پیدائش سے لے کر موت تک مسلسل چالیں چلتا رہتا ہے اور وہ اس کے لیے شر اور گمراہی کی راہوں کو خوب صورت بنا کر دکھانے سے باز نہیں آتا یہاں تک کہ وہ (انسان) ان راہوں پر چل پڑے اور ہدایت و استقامت کی راہوں سے دور ہو جائے۔

اور شیطان تو انسان کو مختلف راستوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بے شک وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ والوں میں سے ہو جائیں۔“

چنانچہ کبھی وہ وسوسے ڈالتا ہے، کبھی گناہوں اور نافرمانیوں کو خوب صورت بنا کر پیش کرتا ہے اور کبھی اطاعت و عبادت سے روکتا ہے۔

بلاشبہ ہم نے اس کتابچے میں شیطان کے حیلوں، اس کی چالوں اور بندوں کو گمراہ کرنے کے طریقوں کو واضح کیا ہے۔

پھر ہم نے اکیس (21) ایسے شرعی اسباب کا ذکر کیا ہے جن کے ذریعہ انسان شیطان (کے چنگل) سے بچ سکتا ہے اور ہماری مکمل توجہ رہی ہے کہ ہماری تمام باتیں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر مبنی ہوں۔



نَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَنْفَعَنَا بِهَذَا الْكِتَابِ، وَأَنْ يُؤَفِّقَ الْجَمِيعَ لِطَاعَتِهِ  
وَإِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ، وَأَخْرُجُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.  
التَّائِشُرُ



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے ذریعہ نفع پہنچائے، سب کو اپنی اطاعت اور اپنے رسول ﷺ کی سنت کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور آخر میں ہماری دعا یہی ہے کہ تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

ناشر



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

## مَنْ هُوَ الشَّيْطَانُ

الشَّيْطَانُ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ كَمَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: هُوَ اسْمٌ لِكُلِّ عَامِرٍ  
(أَيُّ شَرِسٍ شَدِيدٍ عَاتٍ) مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْحَيَوَانَاتِ، وَقَالَ  
الطَّبْرِيُّ: هُوَ كُلُّ مُتَمَرِّدٍ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالذَّوَابِّ وَكُلِّ شَيْءٍ؛  
قَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطِينَ الْإِنْسِ  
وَالْجِنِّ﴾ [الأنعام: 112]

وَالشَّيْطَانُ الَّذِي حَدَرْنَا اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ كَثِيرًا فِي الْقُرْآنِ هُوَ إِبْلِيسُ  
وَجُنُودُهُ؛ وَإِبْلِيسُ هُوَ جِنِّيٌّ خَبِيثٌ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ نَّارٍ، ثُمَّ  
عَضَى وَكَفَرَ وَتَمَرَّدَ عَلَى خَالِقِهِ، فَدَابَّ عَلَى الْكَيْدِ لِلْإِنْسَانِ  
لِيُغْوِيَهُ وَيُضِلَّهُ وَيُفْسِدَ عَلَيْهِ حَيَاتَهُ، وَيُخْرِجَهُ مِنْ عِزِّ الطَّاعَةِ إِلَى ذُلِّ  
الْمَعْصِيَةِ وَالسَّيْرِ فِي رِكَابِ الْهَوَى وَالشَّهَوَاتِ.

## شیطان کون ہے؟

عربی زبان میں ”شیطان“ (کے معنی)، جیسا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: گھر میں رہنے والے جنوں، انسانوں اور حیوانات میں سے ہر سرکش (یعنی بدخلق، شدید جھگڑالو) کا نام ہے اور طبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (شیطان) جنوں، انسانوں، جانداروں اور ہر چیز میں سے سرکش چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں میں سے شیاطین کو دشمن بنا دیا“۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جس شیطان سے ہمیں بیشتر مقامات پر خبردار کیا ہے وہ ابلیس اور اس کا لشکر ہے، ابلیس وہ خبیث جن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا کیا، پھر اس نے نافرمانی و کفر کیا اور اپنے خالق کے خلاف بغاوت کی۔ پھر انسان کو گمراہ کرنے، بھٹکانے اور اس کی زندگی برباد کرنے کے لیے چالیں چلنے لگا تا کہ اسے خواہشات و شہوات کی سواری پر سوار کر کے اطاعت کی عزت سے نکال کر نافرمانی کی ذلت میں دھکیل دے۔

## بَدَايَةُ الْعَدَاوَةِ

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ بِالسُّجُودِ لَهُ فَسَجَدُوا جَمِيعًا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبِي أَنْ يَسْجُدَ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ:

﴿إِنَّا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ﴾ [الأعراف:12]،

فَفَسَقَ بِذَلِكَ وَكَفَرَ وَلَعِنَ وَطُرِدَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ

قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ

فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ﴾ [الكهف:50]، وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٌ

وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا﴾ [البقرة:102]، وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿قَالَ فَاخْرُجْ

مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝﴾

[الحجر:34,35]

فَارْزَادَ بِذَلِكَ حَسَدُهُ وَحِقْدُهُ عَلَى آدَمَ وَذُرِّيَّتِهِ، فَطَلَبَ مِنَ اللَّهِ

تَعَالَى أَنْ يُنْظِرَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا لِيَتُوبَ وَإِنَّمَا لِيُنْتَقِمَ مِنْ آدَمَ

وَذُرِّيَّتِهِ، وَيَعْمَلَ عَلَى غَوَايَتِهِمْ وَفِتْنَتِهِمْ وَجَعَلَهُمْ مِنْ أَتْبَاعِهِ وَأَعْوَانِهِ؛

بَلْ وَمِنْ عِبَادِهِ كَذَلِكَ؛

## دشمنی کا آغاز

جب اللہ تعالیٰ نے آدم ﷺ کی تخلیق فرمائی تو فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا، تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے آدم ﷺ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا: ”میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا“۔ چنانچہ ابلیس نے اس طرح نافرمانی کی، کفر کیا اور یوں لعنت زدہ ہوا اور اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی“ اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو شیطانوں نے کیا“ اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”فرمایا اب تو یہاں سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر روز جزا تک لعنت ہے“۔ چنانچہ آدم ﷺ اور اس کی اولاد سے اس کا حسد و کینہ اور بڑھ گیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن تک کے لیے مہلت مانگی، اس لیے نہیں کہ وہ توبہ کرے بلکہ اس لیے کہ آدم اور اس کی اولاد کو گمراہ کر کے انتقام لے سکے اور ان کو بھٹکانے اور فتنوں میں ڈالنے پر عمل پیرا ہو اور انہیں اپنا پیروکار و مددگار بنالے، بلکہ اس لیے بھی کہ انہیں اپنا بندہ بنا لے

كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿الْمُ اعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا

الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ [يس:60]، ﴿قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى

يَوْمٍ يُبْعَثُونَ﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ

الْمَعْلُومِ ۝﴾ [الحجر:36-38] وَتَبَجَّحَ الشَّيْطَانُ فِي مُحَاظَبَةِ الرَّبِّ

تَعَالَى وَأَعْلَنَ حُصَّتَهُ الْقَدْرَةَ دُونَ أَيِّ خَوْفٍ أَوْ نَظَرٍ فِي عَاقِبَةِ:

﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أُغْوِيَنَّهُمْ

أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝﴾ [الحجر:39,40]

فِيَا أَحْيَ الْحَبِيبِ:

هَذَا هُوَ الشَّيْطَانُ... وَهَذِهِ عِدَاوَتُهُ الَّتِي لَنْ تَزُولَ حَتَّى يَرِثَ اللَّهُ

الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا؛ إِنَّهُ مُنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ يُخَطِّطُ وَيَعْمَلُ عَلَى إِفْسَادِ

دُرِّيَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ يَعْمَلُ عَلَى إِخْرَاجِ الْمُسْلِمِ مِنْ دِينِهِ... وَعَلَى

إِبْعَادِ غَيْرِ الْمُسْلِمِ عَنِ الْإِسْلَامِ... يَعْمَلُ عَلَى نَشْرِ الْفِسْقِ وَالْفَوَاحِشِ

وَالْمَجُونِ فِي كُلِّ مَكَانٍ... وَكَأَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَقُولَ: لَقَدْ

كُنْتُ مُحِقًّا فِي تَرْكِ السُّجُودِ لِآدَمَ...

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“ ”وہ بولا اے میرے رب، پھر مجھے اس روز تک کے لیے مہلت دے جب سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) بے شک تو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے۔“

شیطان، رب تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے اکر گیا اور انجام کی پروا کیے بغیر بلا خوف و خطر اپنے ناپاک منصوبے کا اعلان کیا۔ ”اس نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور ان کے لیے زمین میں (گناہوں اور نافرمانیوں کو) خوب صورت بناؤں گا اور میں ان سب کو بہکا کر چھوڑوں گا، سوائے تیرے اُن بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے چن لیا ہے۔“

تو اے میرے پیارے بھائی:

یہ ہے شیطان اور یہ ہے اس کی دشمنی جو ہمیشہ جاری رہے گی یہاں تک اللہ تعالیٰ زمین اور جو کوئی اس پر ہے ان کا وارث بن جائے (یعنی اپنے قبضے میں لے لے)۔ بے شک شیطان اُس دن سے ہی آدم علیہ السلام کی اولاد کو بگاڑنے کے لیے منصوبہ بندی پر سرگرم عمل ہے۔ وہ مسلمان کو اس کے دین سے نکالنے... غیر مسلم کو اسلام سے دور کرنے... اور ہر جگہ فسق و فجور، بے حیائی اور فحاشی پھیلانے کے لیے سرگرداں ہے... گویا وہ ان سب چیزوں سے یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ میں آدم کو سجدہ نہ کرنے کے معاملہ میں حق پر تھا...



فَهَذِهِ ذُرِّيَّتُهُ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَلْعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا... وَلَئِنْ  
كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُ مَرَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُمْ يُعْصُونَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَاتِ  
الْمَرَّاتِ.

وَلَكِنَّ الْخَبِيثَ نَسِيَ أَنَّهُ أَصْرَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَلَمْ يَنْدَمْ عَلَيْهَا،  
وَاعْتَرَضَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى، وَتَكَبَّرَ عَلَى الرَّبِّ سُبْحَانَهُ، وَتَعَقَّبَ  
عَلَيْهِ فَلَعِنَ وَطَرِدَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ.

أَمَّا ذُرِّيَّةُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ،  
وَلَمْ يُؤَيِّسْهُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلَمْ يَقْنِطْهُمْ مِنْ عَفْوِهِ وَمَعْفَرَتِهِ؛ فَمَنْ  
تَابَ مِنْهُمْ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ،... وَمَنْ اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ تَعَالَى:  
﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ  
فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُمْ وَلَا يُمْسِكُوا  
عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران: 135]

وَقَالَ: ﴿قُلْ يِعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ  
رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝  
وَإِنِّي أَوَّابٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ

لَا تُنصِرُونَ ۝﴾ [الزمر: 54, 53]

تو یہ ہے اس کی اولاد جو ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور ایک دوسرے پر لعن طعن کر رہے ہیں... اور اگر میں نے ایک مرتبہ نافرمانی کی تھی تو یہ لوگ ہر روز سینکڑوں مرتبہ نافرمانیاں کرتے ہیں۔

لیکن وہ خبیث یہ بھول گیا کہ اس نے اپنی نافرمانی پر اصرار کیا، اس پر نادم نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتراض کیا اور اپنے رب سبحانہ کے سامنے تکبر کیا، اسی راستے کی پیروی کی لہذا وہ لعنت کیا گیا اور اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیا گیا۔

جہاں تک آدم علیہ السلام کی اولاد کا تعلق ہے تو ان کے لیے اللہ نے توبہ اور رجوع کا دروازہ کھول دیا، انہیں اپنی رحمت سے مایوس نہیں کیا، نہ ہی انہیں اپنے عفو و درگزر اور مغفرت سے ناامید کیا، لہذا جو کوئی ان میں سے توبہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو کوئی بخشش مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جب ان سے کوئی بے حیائی سرزد ہو جائے یا وہ (کسی گناہ کے ارتکاب سے) اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرنے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے لگ جاتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے“۔

اور فرمایا: ”کہہ دیجیے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، بے شک وہ تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمان برداری کرو، اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی“۔



## بُشْرَى

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ  
قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي  
أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أزالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا  
اسْتَغْفَرُونِي". [رواه أحمد، وأحمد، وحسنه الألباني]

فَلَا تَسْتَسْلِمُ أَحْيَى لِلشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّ طَاعَتَهُ تُؤَدِّي إِلَى النَّيِّرَانِ، وَكُنْ  
مِّنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَعِبَادِ الرَّحْمَنِ تَفُزْ بِحَنَّةِ الرِّضْوَانِ مَعَ النَّبِيِّ  
الْعَدْنَانِ ﷺ.



## خوش خبری

ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک شیطان نے کہا تھا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم، میں ہمیشہ تیرے بندوں کو بھٹکا تار ہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی، اس پر رب نے فرمایا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں بھی انہیں ہمیشہ بخشتا رہوں گا۔“ اے میرے بھائی! تم خود کو شیطان کے سپرد نہ کرنا کیونکہ اس کی اطاعت آگ کی طرف لے جاتی ہے۔

لہذا تم ایمان والوں اور رحمان کے بندوں میں سے ہو جاؤ، تو کامیاب ہو کر جنت رضوان میں نبی عدنان ﷺ سے جا ملو گے۔



نوٹ: عدنان اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ بزرگ جن تک اکیسویں پشت پر آپ ﷺ کا سلسلہ نسب پہنچتا ہے۔

[سیرت انسائیکلو پیڈیا از ابراہیم طاہر گیلانی، ج: 2، ص: 41]

## ضَعْفُ الشَّيْطَانِ

يَظُنُّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ لَا قُدْرَةَ لَهُ عَلَى مُوَاجَهَةِ الشَّيْطَانِ، وَأَنَّهُ إِذَا حَدَّثَتِ الْمُوَاجَهَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الْعَلْبَةَ سَتَكُونُ لِلشَّيْطَانِ؛ لِقُوَّةِ سُلْطَانِهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى الْإِغْوَاءِ وَالتَّرْيِينِ.

وَالْحَقِيقَةُ أَنَّ الشَّيْطَانَ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى عِبَادِ الرَّحْمَنِ؛ فَمتى اسْتَمْسَكَ الْعَبْدُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاهْتَدَى بِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ وَاتَّقَى اللَّهَ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَكَّنُ مِنْهُ وَلَا يَسْتَطِيعُ غَوَايَتَهُ؛ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلًا﴾ [الاسراء: 65]،

وَقَالَ: ﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَوِينَ﴾ [الحجر: 42] وَقَالَ: ﴿وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَوْمَئِذٍ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ﴾ [سبأ: 21]

## شیطان کی کمزوری

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیطان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور جب کبھی ان کے اور شیطان کے درمیان مقابلہ پیش آجائے تو شیطان اپنی قابو پالینے، (لوگوں کو) بہکانے اور (گناہوں کو) مزین کرنے کی صلاحیت کی بنا پر غالب ہی رہے گا۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیطان کا رحمان کے بندوں پر کوئی زور نہیں چلتا، جب بندہ کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام لے، نبی کریم ﷺ کی سنت سے ہدایت پالے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ سے ڈرتا رہے تو شیطان اس پر قابو پانے اور گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک میرے (خاص) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چل سکتا گا اور آپ کا رب ہی مکمل کارساز ہے۔“

اور فرمایا: ”بے شک میرے (خاص) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چل سکتا گا سوائے ان بے ہکے ہوئے لوگوں کے جو خود ہی تیرے پیچھے چل پڑیں گے۔“ اور فرمایا: ”اور ان پر اس کا کوئی زور نہیں چل سکتا تھا مگر اس لیے کہ ہم جان لیں کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس کے بارے میں شک میں پڑا ہے۔“

وَالشَّيْطَانُ نَفْسُهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ قُدْرَةٌ عَلَى غَوَايَةِ عِبَادِ اللَّهِ

الْمُؤْمِنِينَ؛ وَلِذَلِكَ اسْتَشْنَاهُمْ مِنَ الَّذِينَ قَرَّرَ أَنْ يُغْوِيَهُمْ فَقَالَ:

﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ

أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝﴾ [الحجر: 39,40]

وَسَوْفَ يُصْرِحُ بِذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاتِّبَاعِهِ وَيَقُولُ: ﴿وَمَا كَانَ

لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَنِ إِلَّا أَنْ دَعَوْتَكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا

تَلُومُونَِي وَلَوْ مَوَّأَ أَنْفُسَكُمْ﴾ [ابراهيم: 22] وَلِذَلِكَ أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

عَنْ ضَعْفِ الشَّيْطَانِ وَتَهَافُتِ حِيلِهِ فَقَالَ: ﴿فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ

الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾ [النساء: 76]

اور شیطان خود بھی یہ جانتا ہے کہ وہ اللہ کے مومن بندوں کو بہکانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے جن لوگوں کو گمراہ کرنے کا عہد کیا تھا اس میں سے (مومن بندوں) کو مستثنیٰ کر دیا اس نے کہا: ”بولا اے میرے رب! اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں بھی ضروران کے لیے زمین میں (گناہوں اور نافرمانیوں کو) خوب مزین کروں گا اور میں ضرور ان سب کو بہکا کر چھوڑوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔“

اور عنقریب قیامت کے دن وہ اس بات کو اپنے پیروکاروں پر واضح کر دے گا، کہے گا: ”اور میرا تم پر کچھ زور نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں (گناہ کی طرف) دعوت دی تو تم نے میری بات قبول کر لی، لہذا تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔“

یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے شیطان کے ضعف اور اس کے حیلوں کی کمزوری کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: ”پس شیطان کے دوستوں سے خوب جنگ کرو، یقیناً شیطان کی چالیں بہت کمزور ہوتی ہیں۔“



## قُوَّةُ الشَّيْطَانِ

وَلَعِنُ كَانَ الشَّيْطَانُ ضَعِيفًا بِالنِّسْبَةِ لِلْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ قَوِيٌّ بِالنِّسْبَةِ لِغَيْرِ الْمُؤْمِنِ؛ لِأَنَّ غَيْرَ الْمُؤْمِنِ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لِلشَّيْطَانِ سَبِيلًا عَلَيْهِ؛ بِمُؤَالَاتِهِ وَاتِّبَاعِ مَا يَأْمُرُهُ بِهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالْمُخَالَفَاتِ؛ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ﴾ [النحل: 100]؛ فَهُوَ لَأَنْ ارْتَضَوْا أَنْ يَكُونَ الشَّيْطَانُ قَائِدًا لَهُمْ وَإِمَامَ ضَلَالَةٍ يَتَّبِعُونَهُ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ أَوْامِرِهِ، فَسَلَّطَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عُقُوبَةً لَهُمْ؛ فَاللَّهُ تَعَالَى لَا يَجْعَلُ لِلشَّيْطَانِ عَلَى الْعَبْدِ سُلْطَانًا، حَتَّى يَجْعَلَ لَهُ الْعَبْدَ سَبِيلًا بِطَاعَتِهِ وَالشَّرْكَ بِهِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿الْمُ تَرَا أَنَا أَرْسَلْنَا الشَّيْطِينَ عَلَى الْكُفْرِينَ تَوْزُهُمْ أَزًّا﴾ [مريم: 83]، أَيْ تَحَرَّكَهُمْ وَتَهَيَّجَهُمْ.



## شیطان کی قوت

اگر شیطان مومن کے معاملے میں کمزور ہے، تو وہ غیر مومن کے مقابلے میں قوی ہے کیونکہ غیر مومن شیطان سے دوستی، گناہوں اور نافرمانیوں کے کاموں میں اس کے احکامات کی پیروی کر کے خود ہی شیطان کو اپنے خلاف راستہ مہیا کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بے شک اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسے اپنا دوست بناتے ہیں اور (وہ لوگ) جو اس کی وجہ سے شرک کرتے ہیں“۔ پس یہ لوگ اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ شیطان ان کا قائد اور گمراہی کے راستے میں ان کا سردار ہو جس کی وہ پیروی کریں اور اس کے احکامات کی بجا آوری کریں۔ چنانچہ اللہ بطور سزا اس کو ان پر مسلط کر دیتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں پر شیطان کا کوئی زور چلنے نہیں دیتا جب تک کہ بندہ خود شیطان کی اطاعت کرے اور اسے (اللہ کا) شریک بنا کر اپنے خلاف راستہ مہیا کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان کافروں پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب اکساتے رہتے ہیں؟“، یعنی وہ انہیں (نافرمانی پر) آمادہ کرتے اور بھڑکاتے ہیں۔



## تَحْذِيرٌ وَتَذَكِيرٌ

وَقَدْ حَذَّرَ اللَّهُ النَّاسَ جَمِيعًا مِنْ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ وَاتِّبَاعِهِ، وَأَخْبَرَهُمْ  
أَنَّ عَاقِبَةَ ذَلِكَ وَخِيْمَةٌ، وَبَيَّنَ لَهُمْ مَا يَدْعُو إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ مِنْ فَسَادٍ  
وَضَلَالٍ؛ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيْتَةِ وَيْحِي مَنْ حَى عَنْ بَيْتَةِ.

وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا

طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ إِنَّمَا

يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا

تَعْلَمُونَ ۝﴾ [البقرة: 169, 168] وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلَا يَصُدَّنَّكُمْ

الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ [الزخرف: 62] وَأَخْبَرَ سُبْحَانَهُ أَنَّ اتِّبَاعَ

الشَّيْطَانِ لَنْ يَجْنُوا بِاتِّبَاعِهِمْ لَهُ إِلَّا الْحُسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَالْخُسْرَانَ؛

قَالَ تَعَالَى: ﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ

حِزْبُ الشَّيْطَانِ إِلَّا إِنْ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾

[المجادلة: 19]،

## ایک تشبیہ اور یاد دہانی

(تحقیق) اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو شیطان کی اطاعت اور اس کی پیروی کرنے سے ڈرایا ہے، انہیں اس کے ہولناک انجام سے خبردار کیا ہے، ان کے لیے یہ بھی کھول کر بیان کر دیا ہے کہ شیطان فساد اور گمراہی کی طرف بلاتا ہے تاکہ جس نے ہلاک ہونا ہے وہ واضح دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ روشن دلیل پر زندہ رہے۔

اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے لوگو! زمین میں جو حلال، پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے ذمے ایسی باتیں لگاؤ جن کو تم نہیں جانتے“ اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”اور شیطان تمہیں ہرگز روکنے نہ پائے، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے“۔ اللہ سبحانہ نے اس بات سے بھی باخبر کر دیا ہے کہ شیطان کے پیروکار اس کی پیروی سے سوائے حسرت، ندامت اور خسارے کے کچھ بھی حاصل نہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”شیطان نے ان پر غلبہ پایا چنانچہ اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ آگاہ رہو کہ بے شک شیطان کا گروہ ہی اصل میں خسارہ اٹھانے والا ہے“۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا﴾ [النساء: 119] وَذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى عِبَادَهُ بِمَا فَعَلَهُ الشَّيْطَانُ بِأَيِّهِمْ آدَمَ فَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَبْنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوَاتِهِمَا إِنَّهُ يَرِيكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيْطَانَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ [الاعراف: 27] وَأَمَرَ اللَّهُ عِبَادَهُ بِإِعْلَانِ الْعِدَاوَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ لِلشَّيْطَانِ فَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حُزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [فاطر: 6] .

فِيَا عَبْدَ اللَّهِ--- وَيَا أُمَّةَ اللَّهِ!

إِنَّ الإِسْتِعَانَةَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِعْتِصَامَ بِحَبْلِهِ، وَالتَّمَسُّكَ بِهَدْيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّقْيِيدَ بِالْأَوْامِرِ فِعْلًا وَالنَّوَاهِي تَرْكًا هُوَ الَّذِي يُنَجِّي مِنْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ وَحِيلِهِ؛ لِأَنَّ الشَّيْطَانَ كَمَا قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: "يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِّ" [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا وہ یقیناً صریح نقصان میں پڑ گیا“ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے شیطان کی اس کارگزاری کا ذکر کیا ہے جو اس نے ان کے باپ آدم ﷺ کے ساتھ کی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے اولاد آدم! کہیں شیطان تمہیں فتنے میں مبتلا نہ کر دے، جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا، ان دونوں سے ان کے لباس اتر وادے تھے تاکہ وہ ان دونوں کو ان کے پوشیدہ حصے دکھائے، یقیناً وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے“۔ اللہ نے اپنے بندوں کو شیطان کے ساتھ ظاہری اور باطنی دشمنی کے اعلان کا حکم دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے چنانچہ تم بھی اسے اپنا دشمن ہی بنا لو، وہ تو اپنے جیسوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں میں سے ہو جائیں“۔

تو اے اللہ کے بندے... اور اے اللہ کی بندی!

بے شک اللہ بزرگ و برتر سے مدد طلب کرنا اور اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا، کتاب و سنت کی راہ نمائی کو مضبوطی سے تھامنا، پابندی کے ساتھ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور ممنوعات کو ترک کرنا ہی وہ چیز ہے جو شیطان کی چالوں اور حیلوں سے نجات دیتی ہے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق شیطان ”ابن آدم کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے“،

فَلَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ التَّخَلُّصَ مِمَّنْ يُخَالِطُ لَحْمَهُ وَدَمَهُ إِلَّا بِمَعُونَةِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَقَ الْعُبُودِيَّةَ لَهُ؛ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
”الشَّيْطَانُ جَائِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسُوسَ، فَإِذَا  
ذَكَرَ اللَّهَ خَنَسَ“.

وَرَوَى عَنْ قَيْسِ بْنِ حَجَّاجٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ شَيْطَانِي: دَخَلْتُ فِيكَ  
وَأَنَا مِثْلُ الْجَزُورِ، وَأَنَا مِنْكَ الْيَوْمَ مِثْلُ الْعُصْفُورِ.

قَالَ: قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: تُدَيَّبُنِي بِكِتَابِ اللَّهِ!!

وَقَالَ مُطَرِّفٌ: نَظَرْتُ فَإِذَا ابْنُ آدَمَ مُلْقَى بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَيَبْنَ ابْلِيسَ؛ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَعْصِمَهُ عَصْمَهُ، وَإِنْ تَرَكَهُ ذَهَبَ بِهِ  
إِبْلِيسُ.

وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ: إِذَا عُرِجَ بَرْوَحُ الْمُؤْمِنِ إِلَى السَّمَاءِ قَالَتِ  
الْمَلَائِكَةُ: سُبْحَانَ الَّذِي نَجَّى هَذَا الْعَبْدَ مِنَ الشَّيْطَانِ! يَا وَيْحَهُ!  
كَيْفَ نَجَا؟



چنانچہ انسان اللہ عزوجل کی مدد اور اس کی سچی/خالص عبادت کے بغیر اس سے نجات نہیں پا سکتا جو اس کے گوشت اور خون میں ملا جلا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”شیطان ابن آدم کے دل پر گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔ جب (بندہ) بھول اور غفلت کا شکار ہوتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے اور جب وہ (بندہ) اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ (شیطان) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔“

قیس بن حجاج رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: میرے شیطان نے کہا: جب میں تمہارے اندر داخل ہوا تو اونٹنی کی مانند تھا اور آج میں تمہارے سامنے چڑیا کی مانند ہوں۔ وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا:

ایسا کیونکر ہوا؟ اس نے کہا: تم نے مجھے اللہ کی کتاب کے ذریعہ گھلا دیا!!

مطرف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے غور کیا تو ابن آدم کو اللہ عزوجل اور ابلیس کے سامنے ڈالا ہوا پایا۔ پھر اگر وہ (اللہ) اسے بچانا چاہے تو وہ اسے بچا لیتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دے تو ابلیس اسے لے جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مومن کی روح آسمان کی طرف اوپر لے جانی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں: پاک ہے وہ ذات جس نے اس بندے کو شیطان سے نجات دی۔ اللہ اس پر رحم کرے! کیسے بچ گیا؟





## حِيلُ الشَّيْطَانِ وَمَكَايِدُهُ

لِلشَّيْطَانِ هَدَفٌ مُحَدَّدٌ يَسْعَى إِلَيْهِ؛ وَهُوَ ادْخَالُ النَّاسِ فِي جَهَنَّمَ  
وَحَرْمَانِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِي ذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [فاطر:6]،

وَهُوَ يَسْتَعْنِدُ فِي سَبِيلِ ذَلِكَ أَقْدَارَ الْوَسَائِلِ وَالْحِيَلِ الَّتِي تُحَقِّقُ  
لَهُ هَذَا الْهَدَفَ.

وَقَدْ بَيَّنَّ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ وَالسُّنَّةُ النَّبَوِيَّةُ كَثِيرًا مِّنَ الشُّرُورِ الَّتِي يُرِيدُ  
الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ الْبَشَرَ فِيهَا لِيَتِمَّ هَدَفُهُ الْمَنْشُودَ وَغَايَتَهُ الْقَدِرَةَ؛  
وَهِيَ إِعْلَانُ الْبَشَرِيَّةِ كُفْرًا بِاللَّهِ وَاسْتِحْقَاقُهَا الْعَذَابَ الْإِلِيمَ فِي  
جَهَنَّمَ.

وَمِنْ أَعْظَمِ الْأُمُورِ الَّتِي يَدْعُو الشَّيْطَانُ إِلَيْهَا:

## شیطان کے حیلے اور چالیں

شیطان کا ایک مخصوص ہدف ہے جس کے لیے وہ مسلسل کوشش کر رہا ہے کہ تمام انسانوں کو جہنم میں داخل اور جنت سے محروم کروائے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ اپنے جیسوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ والوں میں سے ہو جائیں“۔

اور وہ اس راستے میں بہترین قیمتی وسائل اور چالیں استعمال کرتا ہے جن کے ذریعے وہ اس مقصد کو پورا کر لیتا ہے۔

قرآن کریم اور سنت نبوی نے شیطان کی ان تمام برائیوں کو کھول کر بیان کر دیا ہے جن میں وہ انسان کو ڈالنا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنا مقصد اور ناپاک ارادہ پورا کر سکے، جس کی اس نے قسم کھائی تھی کہ تمام انسانیت اللہ کے ساتھ کفر کا اعلان کر کے جہنم کے دردناک عذاب کی مستحق ہو جائے۔

وہ بڑے بڑے کام جن کی طرف شیطان بلاتا ہے وہ یہ ہیں:

1. الدَّعْوَةُ إِلَى الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ:

قَالَ تَعَالَى: ﴿كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكَ﴾ [الحشر: 16]، وَالشَّيْطَانُ لَا يَدْعُو الْمُؤْمِنَ إِلَى الْكُفْرِ مَرَّةً وَوَاحِدَةً؛ وَلَكِنْ يَسْتَعِدُّ فِي سَبِيلِ ذَلِكَ أُسْلُوبَ التَّدْرِجِ مِنَ الدَّعْوَةِ إِلَى تَرْكِ الْفَاضِلِ وَالْإِهْتِمَامِ بِالْمَفْضُولِ، ثُمَّ الْعَمَلُ عَلَى تَزْيِينِ الصَّغَائِرِ وَتَهْوِينِهَا، وَمِنَ الصَّغَائِرِ يَسْتَطِيعُ إِيقَاعَ الْعَبْدِ فِي الْكِبَائِرِ، فَإِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي الْكِبَائِرِ كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْكُفْرِ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ.

وَفِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: "... خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ اتَّهَمُوا الشَّيَاطِينَ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّتْ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشِرُّوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

## 1. کفر و شرک کی دعوت دینا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”شیطان کے حال کی طرح، جب اس نے انسان سے کہا کہ کفر کر، پھر جب اس نے کفر کر لیا تو کہا بلاشبہ میں تجھ سے لاتعلق ہوں۔“ شیطان مومن کو کفر کی طرف ایک ہی بار دعوت نہیں دیتا بلکہ وہ بتدریج زیادہ اجر والے بہترین کاموں کو چھوڑنے اور کم تر درجہ کے کاموں کو کرنے کی دعوت دیتا ہے، پھر صغیرہ گناہوں کو خوب صورت بناتا اور ان کو آسان کر دیتا ہے اس طرح صغیرہ گناہوں کے ذریعہ بندے کو کبیرہ گناہوں میں ڈال دیتا ہے پھر جب بندہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جاتا ہے تو وہ کفر کے قریب ہو جاتا ہے اور اس بات سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں نے اپنے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا، بے شک ان کے پاس شیاطین آئے اور انہیں ان کے دین سے پھیر دیا، جو چیزیں میں نے ان پر حلال کی تھیں وہ انہوں نے ان پر حرام کر دیں اور ان کو میرے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیا جس کی کوئی دلیل نازل نہیں کی گئی۔“

## 2. التَّشْكِيكُ فِي أَصُولِ الدِّينِ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلَيْسَتْ تُعَدُّ بِاللَّهِ وَلَيْنَتْهُ" [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]؛

فَعِلَاجُ تَشْكِيكِ الشَّيْطَانِ فِي عَقِيدَةِ الْإِنْسَانِ أَنْ يَلْجَأَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَعِيدَ بِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَا يَسْتَرْسِلَ فِي تِلْكَ الْوَسَاوِسِ وَالشُّبُهَاتِ.

## 3. الصَّدُّ عَنِ طَاعَةِ اللَّهِ:

فَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرَقِهِ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: تُسَلِّمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ وَأَبَاءِ أَيْبِكَ؟ فَعَصَاهُ فَاسْلَمْ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ: تُهَاجِرُ وَتَدْعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ؟ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ

2. دین کے بنیادی عقائد میں شک ڈالنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے پھر کہتا ہے: یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کس نے پیدا کیا ہے؟ حتیٰ کہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ لہذا جب (انسان) اس بات تک پہنچ جائے تو اسے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اس (شیطانی) خیال کو روک دینا چاہیے۔“

چنانچہ شیطان کی طرف سے انسان کے عقیدہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا علاج یہ ہے کہ (انسان) خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دے، شیطان سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کرے، ان وسوسوں اور شبہات کو طول نہ دے (جھٹک دے)۔

3. اللہ کی اطاعت سے روکنا:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک شیطان ابن آدم (کو گمراہ کرنے کے لیے) اس کے تمام راستوں پر بیٹھتا ہے۔ وہ اس کے اسلام کے راستے پر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے: کیا تو اسلام لائے گا، اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دے گا؟ پھر وہ (انسان) اس کی بات نہ مانتے ہوئے اسلام لے آتا ہے، تو وہ اس کی ہجرت کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے تب وہ کہتا ہے: کیا تو ہجرت کرے گا، اپنا وطن اور آسمان چھوڑ دے گا؟ لیکن وہ اس کی بات نہ مانتے ہوئے ہجرت کر جاتا ہے، پھر وہ جہاد کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے

فَقَالَ: تُجَاهِدُ؟ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ؟ فَتُنَكِّحُ

الْمَرْأَةَ وَيُقَسِّمُ الْمَالَ؟ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ؛ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا

عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ

الْجَنَّةَ، وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ وَقَصَتْهُ

دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

فَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى حِرْصِ الشَّيْطَانِ عَلَى غَوَايَةِ الْعَبْدِ وَصَدِّهِ

عَنْ جَمِيعِ سُبُلِ الْخَيْرِ؛ كَمَا حَكَى سُبْحَانَهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ﴿قَالَ

فَبِمَا آغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَا تَنبَهُ لَهُمْ

مَنْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا

تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝﴾ [الأعراف: 16,17]

اور کہتا ہے کہ تو جہاد کرے گا؟ وہ تو جان و مال کی مشقت کا نام ہے، پھر اگر تو لڑائی کرے گا تو مارا جائے گا، چنانچہ تیری عورت سے کوئی دوسرا شخص نکاح کر لے گا اور تیرا مال تقسیم کر دیا جائے گا، لیکن وہ اس کی بات نہ مانتے ہوئے جہاد کرتا ہے، (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) پھر جس نے ایسا کیا تو اللہ لازمًا اسے جنت میں داخل کرے گا، جو شہید کر دیا جائے تو اللہ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر وہ غرق ہو جائے تو بھی اللہ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اگر اس کی سواری کا جانور (گرا کر) اس کی گردن توڑ دے تو بھی اللہ لازمًا اسے جنت میں داخل فرمائے۔“

تو یہ حدیث بندہ کو گمراہ کرنے اور خیر کے تمام راستوں سے روکنے کے بارے میں شیطان کی شدید خواہش پر دلالت کرتی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ نے شیطان کی اس بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ بولا جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب ضرور ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ پھر میں ضرور ان کے پاس ان کے آگے، ان کے پیچھے، ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔“



4. الْحَتْثُ عَلَى ارْتِكَابِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَالَفَاتِ :

وَقَدْ ظَهَرَ ذَلِكَ جَلِيًّا حِينَمَا أَعْرَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْأَكْلِ مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِي حَرَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَدَفَعَهُ بِذَلِكَ إِلَى ارْتِكَابِ الْمَعْصِيَةِ الَّتِي كَانَتْ سَبَبًا فِي إِخْرَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ مِنَ الْجَنَّةِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبُلَى ۚ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتَ لَهُمَا سَوَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ۝﴾ [طه: 120,121]

5. الْحَتْثُ عَلَى ارْتِكَابِ الْفَوَاحِشِ وَالِدَّعْوَةِ إِلَى التَّعَرُّي:

قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَإِن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: 169]، قَالَ تَعَالَى: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ [البقرة: 268]، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِهِمَا﴾ [الأعراف: 20]

4. گناہوں اور نافرمانیوں کے کاموں پر اُکسانا:

بلاشبہ یہ بات اسی وقت کھل کر واضح ہوگئی تھی جب شیطان نے آدمؑ کو اس درخت سے کھانے پر ابھارا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا تھا اور اس نے اس کے ذریعہ اس (آدمؑ) کو نافرمانی کے ارتکاب کی طرف دھکیل دیا جو انہیں اور ان کی اولاد کو جنت سے نکلوانے کا سبب بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہنے لگا اے آدمؑ! کیا میں تمہاری اس درخت کی طرف راہ نمائی کروں جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے؟ پھر ان دونوں نے اس درخت سے کھا لیا تو ان پر ان کے جسم کے پوشیدہ حصے ظاہر ہو گئے اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چرچکانے لگے، اور (اس طرح) آدمؑ سے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بھٹک گئے۔“

5. فحاشی کے ارتکاب پر ابھارنا اور عریانی کی طرف دعوت دینا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک وہ تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ اللہ کے ذمے تم وہ باتیں لگاؤ تم نہیں جانتے۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر شیطان نے ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ جو کچھ ان دونوں کے لیے ان کی شرم گاہوں میں سے چھپایا گیا تھا اس کو ظاہر کر دے۔“

6. اِفْسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ:

قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [المائدة: 91] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَيْسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ؛ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

7. نِسْيَانُ ذِكْرِ اللَّهِ:

الشَّيْطَانُ يَعْلَمُ أَنَّ ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى حَيَاةُ الْقُلُوبِ، وَغَدَاءُ الْأَبَابِ؛ لَذَا فَإِنَّهُ يَحْرُسُ عَلَى ادِّخَالِ الْعَبْدِ فِي زُمْرَةِ الْغَافِلِينَ السَّادِرِينَ؛ حَتَّى تَمُوتَ قُلُوبُهُمْ وَتَظْلِمَ أَفْئِدَتُهُمْ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَسِرُونَ﴾ [المجادلة: 19]

6. باہمی تعلقات کا بگاڑ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے“۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی عبادت کریں لیکن وہ ان کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اکسائے گا“۔

7. اللہ کا ذکر بھلا دینا:

شیطان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کی زندگی اور عقلوں کی غذا ہے۔ اسی لیے وہ بندہ کو غافلوں اور لاپرواہوں کے گروہ میں داخل کرنے پر حریص ہے یہاں تک کہ اس کا دل مردہ اور سیدہ سیاہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”شیطان ان پر غالب آ گیا ہے سو اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں، آگاہ رہو کہ شیطان کا گروہ ہی اصل میں خسارہ اٹھانے والا ہے“۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ الشَّيْطَانُ ذَكَرَ رَبَّهُ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ﴾ [يوسف:42] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۖ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾ [الزخرف:36،37]

8. تَرْكُ الصَّلَاةِ أَوْ التَّهَاؤُنْ بِهَا:

لَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ مِنْ أَعْظَمِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ الْعَمَلِيَّةِ، وَمِنْ أَعْظَمِ أَنْوَاعِ الدُّكْرِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَرَّصَ الشَّيْطَانُ عَلَى صَدِّ الْعِبَادِ عَنْهَا، فَأَغْرَى كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِتَرْكِهَا بِالْكُلِّيَّةِ، وَأَغْرَى آخَرِينَ بِالتَّهَاؤُنِ بِمَوَاقِيتِهَا وَوَجِبَاتِهَا وَسُنَنِهَا وَالْحُشُوعِ فِيهَا؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبُغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ [المائدة:91]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور (یوسف علیہ السلام نے) ان دونوں میں سے جس کے بارے میں یقین تھا کہ وہ نجات پانے والا ہے، کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا لیکن شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو وہ مزید چند سال قید خانہ میں ٹھہرے رہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کوئی رحمان کی یاد سے اندھا بن جاتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے، اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو راستے سے روکتے رہتے ہیں اس حال میں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔“

8. نماز چھوڑ دینا یا اس کو ہلکا سمجھنا:

نماز، جیسا کہ ارکانِ اسلام کا ایک بڑا عملی رکن اور اللہ عزّوجلّ کے ذکر کی ایک بہت اعلیٰ قسم ہے۔ شیطان بندوں کو اس سے روکنے پر حریص ہے، لہذا وہ بہت سے لوگوں کو کلیئہ نماز ترک کرنے پر ابھارتا ہے اور کچھ دوسروں کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ نماز کے اوقات، واجبات، سنتوں اور ان کے خشوع و خضوع کو ہلکا سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے پھر کیا تم (ان چیزوں سے) باز رہو گے؟“

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يُخْطَرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ؛ أَذْكَرُ كَذَا، أَذْكَرُ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكَرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلْتَفِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: "إِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

9. الْإِفْتِرَاءُ عَلَى اللَّهِ:

وَالْإِفْتِرَاءُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا؛ بَلْ هُوَ أَصْلُ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ، وَلِذَلِكَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ

اِفْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ [النساء: 48]،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے بلایا جاتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کے گوز مارتا (یعنی آواز کے ساتھ ہوا خارج کرتا) ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے پھر جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے، یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے پھر اقامت کے بعد واپس آ جاتا ہے، یہاں تک کہ آدمی کے دل میں خیال ڈالتا ہے کہ یہ یاد کرو! وہ یاد کرو!

اس کو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس کو یاد نہ تھیں، یہاں تک کہ آدمی کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔“

اور عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دورانِ نماز ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو دھوکے سے اُچک لے جانا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اُچک لیتا ہے۔“

9. اللہ پر جھوٹ گھڑنا:

اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنا بڑے گناہوں میں سے ہے، بلکہ یہ تو کفر و شرک کی بنیاد ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا“



وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿أَنَّمَا يُفْتَرَى الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ

اللَّهِ﴾ [النحل: 105]، وَقَالَ تَعَالَى مُبَيِّنًا دَعْوَةَ الشَّيْطَانِ إِلَى الْإِفْتِرَاءِ

عَلَى اللَّهِ: ﴿أَنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى

اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: 169]

10. أَلْتَحَاكُمُ إِلَى الطَّاغُوتِ:

قَالَ تَعَالَى: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ

إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى

الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ

ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ [النساء: 60]

11. تَزَيُّنُ الْبَاطِلِ فِي صُورَةِ الْحَقِّ:

وَقَدْ صَرَخَ الشَّيْطَانُ بِذَلِكَ بَعْدَ أَنْ لَعِنَ وَطُرِدَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ:

﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أَغْوِيَنَّهُمْ

أَجْمَعِينَ﴾ [الحجر: 39]

اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”یقیناً جھوٹ تو وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے“، اللہ تعالیٰ شیطان کی اللہ پر جھوٹ گھڑنے کی دعوت کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے: ”وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جن کو تم نہیں جانتے ہو“۔

10. طاعوت سے فیصلے کروانا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں۔ (اس کے باوجود) وہ یہ چاہتے ہیں کہ آپس کے فیصلے طاعوت کی طرف لے جائیں حالانکہ انہیں اس (طاعوت) سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بھٹکا کر گمراہی میں بہت دوڑتک لے جائے“۔

11. باطل کو خوب صورت بنا کر حق کی شکل میں پیش کرنا:

شیطان نے لعنت کیے جانے اور اللہ کی رحمت سے تھنکارے جانے کے بعد اس بات کو صراحت سے بیان کر دیا: ”اس نے کہا: اے میرے رب! اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں بھی ضروران کے لیے زمین میں خوب صورتی پیدا کر دوں گا اور میں ضروران سب کو بہکاؤں گا“۔

وَفِي يَوْمٍ بَدْرٍ أَخَذَ يُزِينَ لِلْكَفَّارِ أَعْمَالَهُمُ السَّيِّئَةَ وَكُفْرَهُمْ بِاللَّهِ  
 وَخُرُوجَهُمْ لِمُحَارَبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ  
 أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ  
 فَلَمَّا تَرَآءَ تِ الْفِئْتِنِ نَكَصَ عَلَى عَقَبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ  
 إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾

[الأنفال: 48]

وَقَالَ تَعَالَى فِي شَأْنِ قَسْوَةِ الْقُلُوبِ: ﴿فَلَوْ لَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا  
 تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا  
 يَعْمَلُونَ﴾ [الأنعام: 43]

وَقَالَ تَعَالَى فِي شَأْنِ بَلْقَيْسَ وَقَوْمِهَا: ﴿وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ  
 لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ  
 عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ﴾ [النمل: 24]

اور اس (شیطان) نے بدر کے دن کفار کے برے اعمال، ان کا اللہ کے ساتھ کفر اور اس کے نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں ان کا جنگ کے لیے نکلنے کو خوب صورت بنا کر پیش کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جب شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال کو خوب صورت بنا دیا اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہ ہوگا اور بے شک میں تمہارا ساتھی ہوں، پھر جب دونوں جماعتوں کا آمناسا منا ہوا تو وہ اٹے پاؤں پھر گیا اور بولا بے شک میں تم سے بری الذمہ ہوں، یقیناً میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ دلوں کی سختی کے بارے میں فرماتا ہے: ”پھر جب ان کے پاس ہمارا عذاب آپہنچا تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی اختیار کی؟ لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے لیے جو وہ عمل کرتے ہیں، خوب صورت بنا دیے۔“

بلقیس اور اس کی قوم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”(ہد ہد نے کہا) میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے اور شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال کو خوب صورت بنایا پھر انہیں اصل راستے سے روک دیا، سو وہ ہدایت نہیں پاتے۔“

## 12. إِيْذَاءُ الْإِنْسَانِ:

يَتَسَلَّطُ الشَّيْطَانُ فِي الْعَالِبِ بِسَبَبِ غَفْلَتِهِ وَمَعَاصِيهِ، وَيَبْلُغُ الْإِيْذَاءُ ذُرْوَتَهُ حِينَ مَا يُصْرِغُ الشَّيْطَانُ الْإِنْسَانَ وَيَتَلَبَّسُ بِهِ، وَيَكُونُ الْإِنْسَانُ حِينَئِذٍ خَادِمًا لِلشَّيْطَانِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾

[البقرة: 275]

وَيَتَسَلَّطُ الشَّيْطَانُ عَلَى الْإِنْسَانِ فَيَسْبِبُ لَهُ الْأَمْرَاضَ، وَلَعَلَّ قَوْلَهُ تَعَالَى عَنْ أَيُّوبَ ﴿وَإِذْ كُرَّ عِبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ﴾ [ص: 41] دَلِيلٌ عَلَى ذَلِكَ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الطَّاعُونَ وَخُرُوعُ أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ، وَهُوَ لَكُمْ شَهَادَةٌ».

[رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

## 12. انسان کو اذیت پہنچانا:

اکثر اوقات شیطان انسان کی غفلت اور نافرمانیوں کی وجہ سے اس پر تسلط حاصل کر لیتا ہے اور جب کبھی شیطان اس کو چھپاڑ کر اس سے لپٹ جاتا ہے تو یہ اذیت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ انسان اس وقت شیطان کا خادم بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو لوگ سو دکھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔“

شیطان انسان پر تسلط (غلبہ) پا کر اس کے لیے بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔ شاید کہ ایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ کا یہ فرمان اس بات کی دلیل ہو: ”اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور ایذا پہنچائی ہے“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون تمہارے دشمن جنات کے کچوکے ہیں، اور وہ تمہارے لیے شہادت ہے۔“

### 13. الْغَضَبُ وَالْعَجَلَةُ:

وَالْغَضَبُ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ». [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ]

وَحَكَى الْقُرْآنُ عَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ نَدِمَ عَلَى قَتْلِ عَدُوِّهِ؛ لِأَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ حَالَ الْغَضَبِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَنِ هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغْثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَرَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ﴾ [التقصص: 15]

وَذَكَرَ ابْنُ الْحَوْزِيِّ أَنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا قِيلَ لَهُ: أَيُّ أَخْلَاقِ بَنِي آدَمَ أَعْوَنُ لَكَ عَلَيْهِمْ قَالَ: الْحِدَّةُ أَيْ الشَّدَّةُ وَالْغَضَبُ؛ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ حَدِيدًا قَلْبًا كَمَا يُقَالُ لِلصَّبِيَانِ الْكُرَّةَ.

أَمَّا الْعَجَلَةُ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِنَانَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ». [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ]

### 13. غصہ اور جلد بازی:

غصہ اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔“

قرآن کریم نے موسیٰ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ اپنے دشمن کو قتل کرنے کے بعد نادام ہوئے کیونکہ ان سے یہ فعل غصہ کی حالت میں سرزد ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور وہ (موسیٰ) شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب اہل شہر غفلت میں تھے تو انہوں نے اس میں دو آدمیوں کو باہم لڑتے ہوئے پایا، ایک ان کے گروہ میں سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تھا پھر ان کے گروہ کے آدمی نے ان کے دشمنوں میں سے ایک شخص کے خلاف ان کو مدد کے لیے پکارا، موسیٰ نے اس کو ایک گھونسا مارا تو اس کا کام تمام ہو گیا، (موسیٰ رضی اللہ عنہ) کہا یہ شیطان کے کام میں سے ہے، یقیناً وہ کھلم کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔“

ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ جب شیطان سے پوچھا گیا: اولادِ آدم کی کون سی عادتیں ان کے خلاف تمہارے حق میں زیادہ مددگار ہیں؟ وہ بولا: غضب ناک ہونا یعنی سختی اور غصہ، جب بندہ خوب غضب ناک ہو جاتا ہے تو ہم اسے اس طرح گھما دیتے ہیں جیسے بچے گیند کو گھماتے ہیں۔

جہاں تک جلد بازی کا تعلق ہے تو رسول ﷺ نے فرمایا: ”آہستگی (ٹھہراؤ) اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔“



14. فِتْنَةُ الْإِنْسَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ:

لَمَّا كَانَتْ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ، حَرَصَ الشَّيْطَانُ عَلَى الْأَيُّحْتَمِ  
لِلْإِنْسَانِ بِخَيْرٍ؛ وَلِذَلِكَ فَإِنَّهُ يَزِيدُ مِنْ وَسْوَستِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتَّى  
يَمُوتَ عَلَى سُوءِ الْخَاتِمَةِ، وَلِذَلِكَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو قَائِلًا:  
”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدَّى وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيقِ، وَأَعُوذُ بِكَ

أَنْ يَتَّخِبَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ“. [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

فَعَلَى الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُحْسِنَ الْعَمَلَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى يَعِصِمَهُ  
اللَّهُ مِنْ إِعْوَاءِ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ يَمُوتُ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ؛  
فَإِذَا كَانَ مِنْ أَهْلِ التَّقْوَى وَالْإِسْتِقَامَةِ وَالطَّاعَةِ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ،  
وَإِذَا كَانَ مِنْ أَهْلِ التَّفْرِيطِ وَالْإِضَاعَةِ تَخَبَّطَهُ الشَّيْطَانُ وَأَغْوَاهُ  
عِنْدَ الْمَوْتِ وَصَرَفَهُ عَنِ الْخَاتِمَةِ الْحَسَنَةِ.

14. موت کے وقت انسان کو فتنہ میں ڈالنا:

کیونکہ اعمال کا انحصار خاتمہ پر ہے، شیطان اس بات پر حریص ہوتا ہے کہ انسان کا خاتمہ خیر پر نہ ہو۔ اس لیے وہ موت کے وقت اپنے وسوسوں میں اضافہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ برے خاتمہ پر مر جائے، اسی لیے نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگتے ہوئے فرماتے: ”اے اللہ! بے شک میں گر کر، دب کر، ڈوب کر اور جل کر مرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے اچک لے۔“

لہذا مسلم بندہ پر لازم ہے کہ وہ اس دنیا میں اچھے اعمال انجام دیتا رہے یہاں تک کہ اللہ سے شیطان کے بہکاوے سے بچالے بلاشبہ انسان اسی (حالت) پر فوت ہوتا ہے جس پر وہ زندگی گزارتا ہے۔ پھر اگر وہ تقویٰ، استقامت اور اطاعت گزار لوگوں میں سے ہو تو اسی پر فوت ہوگا اور اگر وہ (حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معاملہ میں) کمی کوتاہی اور انہیں ضائع کرنے والوں میں سے ہو تو شیطان اسے خبطی بنا دیتا ہے اور موت کے وقت اسے بہکا کر اچھے خاتمہ سے پھیر دیتا ہے۔

## 15. تَحْنِيدُ النِّسَاءِ لِلْفَسَادِ:

إِنَّ الْمَرْأَةَ الْمُتَبَرِّجَةَ مِنْ أَعْظَمِ جُنُودِ إِبْلِيسَ . عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ؛ فَهُوَ  
يَسْتُخْدِمُهَا لِنَشْرِ الْفَسَادِ وَالرَّذِيلَةِ، وَلِذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
”الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ“.

[رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

وَمَعْنَى (اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ) أَيِ اتَّبَعَهَا مِنْ خَلْفِهَا وَطَمَعَ فِيهَا وَتَسَلَّطَ  
عَلَيْهَا.

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا لَمْ يَأْمَنْ  
أَنْ يُهْلِكَهُ بِالنِّسَاءِ.

وَلِعَظَمِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوهٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا  
وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَإِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ“.

[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَمْ يَكُنْ كُفْرٌ مِنْ قَدِّ مَضْيِ الْأَ  
مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ وَهُوَ كَائِنٌ كُفْرٌ مِنْ بَقِيٍّ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ.  
وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: مَا آتَيْتُ أُمَّةً قَطُّ إِلَّا مِنْ قِبَلِ نِسَائِهِمْ.

15. فساد کے لیے عورتوں کو آلہ کار بنانا:

یقیناً زیب و زینت کی نمائش کرنے والی عورت ابلیس۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ کے لشکروں میں سے ایک بڑا لشکر ہے۔ چنانچہ وہ اسے فساد اور رذائل (گندگی، اوجھاپن / گھٹیا پن) پھیلانے کے لیے استعمال کرتا ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پردہ کی چیز ہے، کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے۔“ اور (شیطان اس کو تاکتا ہے) کے معنی ہیں کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اس کی خواہش رکھتا ہے اور اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جو اس بات سے امن میں آجائے کہ وہ (شیطان) عورتوں کے ذریعہ اس کو ہلاکت میں نہیں ڈالے گا۔

عورتوں کا فتنہ زیادہ ہونے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دنیا شیریں و سرسبز ہے اور بے شک اللہ عز و جل تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سو تم دنیا سے بچو اور تم عورتوں سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو لوگ گزر چکے ہیں ان کا کفر عورتوں کی وجہ سے ہی تھا اور جو باقی رہ گئے ہیں ان کا کفر بھی عورتوں کی وجہ سے ہی ہوگا۔

اور حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی کوئی امت ایسی نہیں آئی جو اپنی عورتوں کی وجہ سے آزمائی نہ گئی ہو۔

16. التَّفْرِيقُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ:

فَمِنْ أَهْدَافِ الشَّيْطَانِ هَدْمُ الْأَسْرِ وَتَشْرِيدُ الْأَبْنَاءِ وَإِحْرَابُ الْبُيُوتِ  
الْعَامِرَةِ، وَلِذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَأْلُو جُهْدًا فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ؛  
لِيُتِمَّ لَهُ هَدْفَهُ الْمَنْشُودَ؛ فَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ،  
فَادْنَاهُمْ مِنْهُ مَنزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً؛ يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتَهُ  
حَتَّى فَرَقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ. قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ."

[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]



## 16. شوہر و بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا:

خاندانوں کو تباہ و برباد کرنا، بچوں کو در بدر کرنا اور آباد گھروں کو ویران کرنا شیطان کے مقاصد میں سے ہے، اسی لیے وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کی کوششوں میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، یہاں تک کہ اس کا وہ مقصد پورا ہو جائے جس پر اس نے قسم کھائی تھی۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے، پھر وہ اپنے لشکر روانہ کرتا ہے۔ اس کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی؛ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو وہ اس کو اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تم کتنے اچھے ہو۔“



## كَيْفَ تَنْجُو مِنْ مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ؟

هُنَاكَ مَنْ يَقُولُ: كَيْفَ أَنْجُو مِنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ وَمَكَائِدِهِ وَحِيلِهِ وَنُفُوحِهِ، وَهُوَ لَا يَتْرُكُنِي طَرْفَةَ عَيْنٍ؛ بَلْ هُوَ يَجْرِي مِنِّي مَجْرَى الدَّمِّ كَمَا فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ إِلَّا وَشَيْطَانٌ مُتَبَطَّنٌ فَقَارَ ظَهْرَهُ، لَا وَعُنُقَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، فَاغْرُفَاهُ عَلَى قَلْبِهِ.

كَيْفَ أَنْجُو وَالْحَالُ هَذَا؟!

ثُمَّ إِنِّي وَإِنْ تَغَلَّبْتُ عَلَيْهِ مَرَّةً، فَسَوْفَ يُعَاوِدُ اغْوَاءِي آلَافَ الْمَرَّاتِ، فَكَيْفَ اسْتَطِيعُ الْمُقَاوَمَةَ وَالصَّمُودَ أَمَامَ اغْرَاءِ آتِهِ وَتَزْيِينِهِ؟! وَالْإِجَابَةُ عَلَى ذَلِكَ مُجْمَلَةٌ وَمُفَصَّلَةٌ؛ أَمَّا الْمُجْمَلَةُ: فَإِنَّ الْإِنْسَانَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَغَلَّبَ عَلَى الشَّيْطَانِ بِالْإِيمَانِ

## تم شیطان کی چالوں سے کیسے بچ سکتے ہو؟

یہاں کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے: میں شیطان کے وسوسوں، اس کی چالوں، جیلوں اور پھونکوں سے کیسے بچ سکتا ہوں جبکہ وہ پلک جھپکنے کی دیر بھی مجھے نہیں چھوڑتا، بلکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق وہ میرے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: شیطان ہر انسان کی پیٹھ کے مہروں میں چھپا ہوا اس کے کندھوں پر اس کی گردن سے لپٹا ہوا اور اس کے دل پر اپنا منہ کھولے بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔

میں اس حال میں کیسے بچ سکتا ہوں!؟

پھر اگر میں ایک بار اس پر غالب آ بھی جاؤں تو وہ مجھے بہکانے کے لیے ہزار بار پلٹ کر آئے گا، تو میں اس کے بہکاؤں اور (گناہوں کو) مزین کرنے کے مقابلے میں کس طرح اس کے سامنے عزم و استقامت کی طاقت رکھ سکتا ہوں!؟

اس کا جواب اجمالی بھی ہے اور تفصیلی بھی۔ جہاں تک اجمالی جواب کا تعلق ہے تو یقیناً انسان اللہ عزوجل پر ایمان کے ذریعہ،



بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِبَادَتِهِ وَحُدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَكَثْرَةَ ذِكْرِهِ، وَتِلَاوَةَ  
كِتَابِهِ، وَمُتَابَعَةَ رَسُولِهِ ﷺ، وَفِعْلَ الْمَأْمُورَاتِ وَتَرْكِ  
الْمُحَرَّمَاتِ، وَالتَّوْبَةَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمُحَاسَبَةَ النَّفْسِ عَلَى كُلِّ  
صَغِيرَةٍ وَكَبِيرَةٍ قَبْلَ الْمَمَاتِ -

أَمَّا الْجَوَابُ الْمُفْصَلُ: فَقَدْ وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْأَسْبَابُ  
الَّتِي يَعْتَصِمُ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ وَمِنْ ذَلِكَ.

1. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

إِنَّ الْإِيمَانَ الْحَقِيقِيَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِي يَعْتَصِمُ مِنْ كُلِّ  
سُوءٍ، وَيُنَجِّي مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَبَلَاءٍ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ أَمِنَ

وَاصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [الأنعام: 48]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ

فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ﴾ [النساء: 175].

صرف اسی رب کی عبادت کر کے جس کا کوئی شریک نہیں، کثرت سے اس کا ذکر کر کے، اس کی کتاب کی تلاوت کر کے، اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے، احکامات پر عمل پیرا ہو کر اور ممنوعات کو ترک کر کے، اللہ عزوجل سے توبہ کر کے اور موت سے پہلے تمام چھوٹے بڑے (گناہوں) پر نفس کا محاسبہ کر کے شیطان پر غلبہ پاسکتا ہے۔

جہاں تک تفصیلی جواب کا تعلق ہے تو درحقیقت قرآن و سنت میں وہ اسباب وارد ہوئے ہیں جن کے ذریعے بندہ شیطان سے بچ سکتا ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

1. اللہ عزوجل پر ایمان:

یقیناً اللہ عزوجل پر سچا ایمان ہی ہر برائی سے بچاتا اور ہر خوف و آزمائش سے نجات دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر جو کوئی ایمان لے آئے اور اپنی اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے“۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسے مضبوط پکڑا تو عنقریب وہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا“۔

وَفِي انْجَاءِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ يَقُولُ تَعَالَى: ﴿وَلَمَّا جَاءَ

أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا﴾ [هود: 58]

﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا ضَلِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا﴾

[هود: 66] ﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

بِرَحْمَةٍ مِنَّا﴾ [هود: 94] فَاهْلُ الْإِيمَانِ وَالتَّقْوَى لَا يَضُرُّهُمْ كَيْدُ

الشَّيْطَانِ شَيْئًا؛ لِأَنَّهُمْ يُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ، وَيَتَّخِذُونَ

الشَّيْطَانَ عَدُوًّا؛ عَمَلًا بِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ

فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ

السَّعِيرِ﴾ [فاطر: 6]، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ

مُبِينٌ﴾ [يوسف: 5]

2. اِلْإِحْلَاصُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

فَالشَّيْطَانُ قَدْ يَأْتِي إِلَى الرَّجُلِ الطَّائِعِ مِنْ بَابِ النِّيَّةِ؛ فَيَحْسِنُ لَهُ

رُؤْيَا الخَلْقِ لِأَعْمَالِهِ، وَيُزَيِّنُ لَهُ الْعَمَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ، فَيُوقِعُهُ فِي الرِّيَاءِ

الَّذِي يُبْطِلُ الْعَمَلَ، وَيُوجِبُ الْعُقُوبَةَ، وَيُؤَدِّي إِلَى تَسَلُّطِ الشَّيْطَانِ

عَلَى الْإِنْسَانِ وَعَلْبَتِهِ.

مومنوں کو ہرنا پسندیدہ چیز سے نجات دلانے کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے ہود کو اور اس کے ہمراہ جو اہل ایمان تھے ان سب کو اپنی خاص رحمت سے بچالیا“؛ ”پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے صالح کو اور جو اس کے ہمراہ ایمان لائے تھے ان کو اپنی خاص رحمت سے بچالیا“؛ ”اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے شعیب اور انہیں جو اس کے ہمراہ ایمان لائے تھے اپنی خاص رحمت سے بچالیا“۔

پس ایمان اور تقویٰ والوں کو شیطان کی چالیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ: ”بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو، بے شک وہ اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ والوں میں سے ہو جائیں“۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق: ”بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے“، پر عمل کرتے ہوئے شیطان کو دشمن سمجھتے ہیں۔

## 2. اللہ عزوجل کے لیے اخلاص:

پس شیطان اطاعت گزار شخص کے پاس نیت کے دروازے سے آتا ہے، پھر وہ اس بات کو اس کے لیے خوب صورت بنا دیتا ہے کہ لوگ اس کے اعمال کو دیکھ رہے ہیں، وہ غیر اللہ کے لیے عمل کرنا اس کے لیے مزین کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ بندے کو ریاکاری میں ڈال دیتا ہے جس سے عمل باطل ہو جاتے ہیں اور سزا واجب ہو جاتی ہے، جو انسان پر شیطان کے تسلط اور اس کے غلبے کا سبب بن جاتا ہے۔

## قِصَّةُ عَجِيبَةٍ

ذَكَرَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي (تَلْيِيسِ ابْلِيسَ) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَتْ شَجَرَةٌ تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، فَجَاءَ إِلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَ: لَأَقْطَعَنَّ هَذِهِ الشَّجَرَةَ. فَجَاءَ لِيَقْطَعَهَا غَضَبًا لِلَّهِ، فَلَقِيَهُ ابْلِيسُ فِي صُورَةِ إِنْسَانٍ فَقَالَ: مَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أَقْطَعَ هَذِهِ الشَّجَرَةَ الَّتِي تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ. قَالَ: إِذَا أَنْتَ لَمْ تُعْبُدْهَا فَمَا يَضُرُّكَ مِنْ عِبَادَتِهَا، قَالَ: لَأَقْطَعَنَّهَا. فَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ: هَلْ لَكَ فِيهَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ؟ لَا تَقْطَعُهَا وَلَكَ دِينَارَانِ كُلَّ يَوْمٍ إِذَا أَصْبَحْتَ عِنْدَ وَسَادَتِكَ. قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ لِي ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا عَلَيْكَ.

فَرَجَعَ فَأَصْبَحَ فَوَجَدَ دِينَارَيْنِ عِنْدَ وَسَادَتِهِ، فَلَمْ يَذْهَبْ لِقْطَعِهَا، ثُمَّ أَصْبَحَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَامَ غَضَبًا لِيَقْطَعَهَا فَتَمَثَّلَ لَهُ الشَّيْطَانُ فِي صُورَتِهِ، وَقَالَ: مَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أَقْطَعَ هَذِهِ الشَّجَرَةَ الَّتِي تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ: كَذَبْتَ مَا لَكَ إِلَى ذَلِكَ مِنْ سَبِيلٍ فَذَهَبَ لِيَقْطَعَهَا فَضْرَبَ بِهِ الْأَرْضَ وَخَنَقَهُ حَتَّى كَادَ يَقْتُلُهُ

## عجیب کہانی

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ”تلیس ابلیس“ میں حسن سے ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک درخت تھا جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی تھی تو ایک آدمی اس درخت کے پاس آیا اور بولا: میں اس درخت کو ضرور کاٹ ڈالوں گا۔ چنانچہ اللہ کی خاطر غصہ میں آکر وہ اس درخت کو کاٹنے کے لیے آگے بڑھا، اتنے میں شیطان ایک انسان کی صورت اختیار کر کے اس کے سامنے آیا اور پوچھا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس (شخص) نے جواب دیا: میں اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں جس کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کی جاتی ہے۔ شیطان نے کہا: جب تم اس درخت کی عبادت نہیں کرتے تو دوسروں کے پوجنے سے تمہارا کیا نقصان ہوگا؟ اس نے کہا: میں تو اس کو ضرور کاٹوں گا۔ شیطان نے اس سے کہا: کیا تم اس سے بہتر چیز چاہتے ہو؟ تم اس درخت کو نہ کاٹو، اور ہر روز جب تم صبح اٹھو گے تو اپنے تکیہ کے پاس دو دینار پاؤ گے۔ اس نے کہا: یہ میرے لیے کہاں سے آئیں گے؟ شیطان بولا: تم اس کی فکر نہ کرو۔

تو وہ لوٹ آیا۔ اگلے روز صبح اس نے اپنے سرہانے کے پاس دو دینار پائے تو وہ درخت کاٹنے کے لیے نہ گیا۔ پھر (اگلے دن) صبح اٹھا تو کوئی چیز نہ پائی تو وہ غصے سے اس درخت کو کاٹنے کے لیے اٹھا تو شیطان اس کے پاس آدمی کی صورت میں آیا اور پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: میں اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں جس کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کی جاتی ہے۔ شیطان بولا: تو نے جھوٹ بولا، اب تو ایسا کچھ نہیں کر سکتا، تو جیسے ہی وہ اسے کاٹنے لگا تو شیطان نے اسے زمین پر دے مارا اور اس کا گلا گھونٹنے لگا کہ اسے مار ہی ڈالے،

ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي مَنْ أَنَا؟ أَنَا الشَّيْطَانُ؛ جِئْتُ أَوَّلَ مَرَّةٍ غَضَبًا لِلَّهِ فَلَمْ يَكُنْ لِي عَلَيْكَ سَبِيلٌ، فَخَدَعْتُكَ بِالِدَيْنَارَيْنِ فَتَرَكْتَهَا فَلَمَّا جِئْتُ غَضَبًا لِلدَّيْنَارَيْنِ سُلِّطْتُ عَلَيْكَ.

3. الْمُتَابَعَةُ لِلرَّسُولِ ﷺ:

إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ مَا يُنْجِي مِنْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ إِتِّبَاعُ هُدَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ؛ لِأَنَّ الشَّيْطَانَ حَرِيصٌ عَلَى صَرْفِ النَّاسِ عَنْهُمَا؛ وَلِذَلِكَ فَإِنَّ الْبِدْعَةَ أَحَبُّ إِلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْمَعْصِيَةِ؛ وَلِذَلِكَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: الْبِدْعَةُ أَحَبُّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنَ الْمَعْصِيَةِ؛ لِأَنَّ الْمَعْصِيَةَ يُتَابُ مِنْهَا، وَالْبِدْعَةَ لَا يُتَابُ مِنْهَا.

وَقَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ: مَا أَزْدَادَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اجْتِهَادًا إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بُعْدًا.

وَقَالَ فَضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: مَنْ أَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ، وَأَخْرَجَ نُورَ الْإِسْلَامِ مِنْ قَلْبِهِ، وَمَنْ أَعَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ.

پھر اس نے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ میں شیطان ہوں؛ پہلی بار تم اللہ کی خاطر غصہ میں آئے تھے تو میں تم پر قابو نہ پاسکا، پھر میں نے تمہیں دو دیناروں کا دھوکہ دیا تو تم نے اس کام کو چھوڑ دیا، پھر جب تم دیناروں کے لیے غصہ میں آئے تو میں تم پر غالب آ گیا۔

3. رسول ﷺ کا اتباع:

بلاشبہ سب سے بڑا ذریعہ جو (مسلمان کو) شیطان کی چالوں سے بچاتا ہے وہ قرآن و سنت کی پیروی ہے، کیونکہ شیطان ان دونوں چیزوں سے لوگوں کو پھیر دینے کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے بدعت شیطان کو گناہوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور اسی لیے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدعت ابلیس کو گناہ سے زیادہ پسند ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کر لی جاتی ہے جبکہ بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی۔ اور ایوب سختیائی کہتے ہیں: بدعت کرنے والا جتنی زیادہ بدعت میں محنت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اللہ عزوجل سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے صاحب بدعت سے محبت رکھی، اللہ اس کا عمل ضائع کر دے گا اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دے گا، اور جس نے صاحب بدعت کی مدد کی تو یقیناً اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔



#### 4. الإحسانُ في العبادةِ وبِخاصَّةِ الصَّلَاةِ:

لَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ مِنْ أَعْظَمِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ كَانَ الشَّيْطَانُ حَرِيصًا عَلَى صَدِّ النَّاسِ عَنْهَا وَتَرْكِهَا أَوْ التَّهَاؤُنِ بِهَا، وَلِذَلِكَ وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَدُلُّ عَلَى الْإِعْتِنَاءِ بِشَأْنِ الصَّلَاةِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خاشِعُونَ ۝﴾

[المؤمنون: 1,2]

وَلَمَّا سَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِتِّفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: "هُوَ إِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةٍ أَحَدِكُمْ" - [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]

وَجَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ، وَاتَّقِ عَلِيَّ يَسَارِكُ ثَلَاثًا. قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَاذْهَبْهُ اللَّهُ عَنِّي" - [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

#### 4. عبادت میں احسان (کا درجہ) خصوصاً نماز میں:

نماز کیونکہ اسلام کے عظیم ارکان میں سے ایک ہے اس لیے شیطان اس بات پر حریص ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو اس سے روکے تاکہ وہ نماز چھوڑ دیں یا اس کو ہلکا سمجھیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم و سنت (رسول ﷺ) میں بہت کچھ بیان ہوا ہے جو نماز کے معاملہ میں خصوصی توجہ دینے پر دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”یقیناً ایمان والے فلاح پاگئے۔ وہ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔“

اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دورانِ نماز ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو (خشوع کو) اچک لینا ہے جسے شیطان تم میں سے کسی ایک بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔“

عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر میری قراءت کو مشتبہ کر دیتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے، پھر جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھکارتو“۔ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا مَرَّ بَيْنَ  
يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى  
فَلْيَقَاتِلْهُ؛ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ" - [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اس کے آگے سے گزرے تو چاہیے کہ وہ اس کو روکے، پھر اگر وہ انکار کرے تو چاہیے کہ وہ اسے دوبارہ روکے۔ اگر پھر بھی انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“



© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

## كَرَّةُ السُّجُودِ

وَعَلَى الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُكْثِرَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لِلَّهِ -  
عَزَّوَجَلَّ؛ فَإِنَّ فِي ذَلِكَ إِذْلاً لِلشَّيْطَانِ وَاضْعَافاً وَتَحْسِيراً  
لَهُ؛ فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا  
قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيْلِي!  
أَمْرَ ابْنِ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأَمْرْتُ بِالسُّجُودِ  
فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

## سُجُودُ السَّهْوِ

وَفِي سُجُودِ السَّهْوِ أَيْضاً إِذْلاً لِلشَّيْطَانِ؛ لِأَنَّهُ كَانَ حَرِيصاً عَلَى أَفْسَادِ  
صَلَاةِ الْمَرْءِ؛ فَجَاءَ سُجُودُ السَّهْوِ جَابِراً لِلصَّلَاةِ مُكْمِلاً لَهَا، فَيَحْزَنُ  
الشَّيْطَانُ لِذَلِكَ أَشَدَّ الْحُزْنِ؛ فَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكْكُمْ  
صَلِّي؟ ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فليُطْرَحِ الشَّكُّ، وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ  
سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ  
كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]



## سجودوں کی کثرت

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ عزّوجلّ کے لیے نمازوں اور سجودوں کی کثرت کرے پھر یقیناً اس میں شیطان کو ذلیل کرنا، کمزور کرنا اور تھکانا ہے۔ کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ابن آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی، ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا، سو اس کے لیے جنت ہے اور مجھے بھی سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا، سو میرے لیے آگ ہے۔“

### سجدہ سہو

سجدہ سہو میں بھی شیطان کے لیے ذلت ہے کیونکہ وہ بندہ کی نماز خراب کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے، سجدہ سہو (نماز میں بھول چوک کو) پوری طرح مکمل کرنے کے لیے آیا ہے، لہذا اس بنا پر شیطان شدید غمگین ہوتا ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے پھر وہ یہ نہ جان سکے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تین یا چار تو شک کو دور کر دے اور جتنی رکعات کا یقین ہو اس کے مطابق نماز پڑھے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے، اگر اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے پوری چار رکعات پڑھی ہوں تو یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہیں۔“

## حَلُّ عُقْدِ الشَّيْطَانِ

أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي إِلَى الْمَرْءِ حَالَ نَوْمِهِ وَيُرْعِبُهُ فِي  
الْإِسْتِمْرَارِ فِي النَّوْمِ، وَيَعْقِدُ لَذَلِكَ ثَلَاثَ عُقَدٍ شَيْطَانِيَّةٍ، فَكَلَّمَا  
هَمَّ الْإِنْسَانُ بِالْقِيَامِ بَثَبَهُ الشَّيْطَانُ عَنْ ذَلِكَ حَتَّى يَفُوتَ عَلَيْهِ  
أَجْرُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؛ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ  
ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ.  
فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،  
فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدُهُ كُلُّهَا، فَاصْبَحْ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَالْأَ  
صْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

5. اللُّجُوءُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى:

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُنزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ  
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ﴾ [الأنفال: 11]؛ فَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ  
الَّذِي يُنَجِّي الْعِبَادَ مِنْ وَسْوَاسِ الشَّيْطَانِ وَمَكَائِدِهِ؛

## شیطان کی گرہوں کا کھلنا

نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ یقیناً شیطان بندہ کے پاس اس کی حالتِ نیند میں آتا ہے اور اسے نیند جاری رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کام کے لیے وہ تین شیطانی گرہیں لگاتا ہے۔ جب کبھی انسان اٹھنے کا ارادہ کرے تو شیطان اسے اس سے روک دیتا ہے یہاں تک کہ بندہ سے قیام اللیل اور اللہ عزّوجلّ کے ذکر کا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (رات کے وقت) سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر تھپکتا ہے کہ ابھی تو رات بہت لمبی ہے سو جاؤ۔ پھر اگر آدمی بیدار ہو گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اب اگر اس نے نماز پڑھی تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں، تو صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے، بصورتِ دیگر وہ بد مزاج انتہائی سست صبح کرتا ہے۔“

5. اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور وہ آسمان سے تم پر بارش برساتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ تمہیں پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔“ اللہ عزّوجلّ ہی وہ ذات ہے جو بندوں کو شیطان کے وسوسوں اور اس کی چالوں سے نجات دے سکتی ہے۔



فَيَنْبَغِي عَلَى الْعَبْدِ أَنْ يَهْرِعَ إِلَى جَنَابِهِ سُبْحَانَهُ وَيَسْأَلُهُ الْعَوْنَ  
وَالنُّصْرَةَ وَالتَّائِيْدَ؛ حَتَّى يَكُوْنَ قَادِرًا عَلَى التَّصَدِّي لِهَذَا الْعُدُوِّ  
الْخَبِيْثِ.

6. تَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

فَالْتَقْوَى مِنْ أَعْظَمِ الْأَسْبَابِ الَّتِي تَدْفَعُ شَرَّ الشَّيَاطِينِ وَأَعْوَانِهِمْ  
مِنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، وَقَدْ بَيَّنَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّ النَّجَاةَ فِي  
اسْتِعْمَالِ التَّقْوَى؛ قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا  
يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ [آل عمران: 120]

وَبَيَّنَّ سُبْحَانَهُ أَنَّهُ مَعَ الْمُتَّقِينَ فَقَالَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا  
وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾ [النحل: 128]، وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ مَعَهُ لَمْ يَسْتَطِعْ  
أَحَدٌ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَنْ يُصِيبَهُ بِمَكْرُوهٍ إِلَّا مَا قَدَرَهُ اللّٰهُ لَهُ.  
وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ  
تُجَاهَكَ». [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ]

لہذا بندہ کو چاہیے کہ وہ تیزی سے اس پاک ذات کی بارگاہ کی طرف رجوع کرے اور اس سے مدد، نصرت اور تائید کی التجا کرے یہاں تک کہ وہ اس خبیث دشمن کا مقابلہ کرنے پر قادر ہو جائے۔

## 6. اللہ عزوجل کا تقویٰ:

تقویٰ ان عظیم اسباب میں سے ہے جو شیاطین اور ان کے مددگار جن وانس کے شر کو دور کرتا ہے۔ اور تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بات واضح فرمادی ہے کہ تقویٰ پر عمل میں ہی نجات ہے۔ اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کیے رہو تو ان کی چالیں تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔“

اور اللہ سبحانہ نے باتا کید یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ متقین کے ساتھ ہے فرمایا: ”یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو احسان کرنے والے ہیں،“ اور جس شخص کے ساتھ اللہ ہو، تو جن وانس میں سے کوئی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ اسے نقصان پہنچا سکے سوائے اس کے جو اللہ نے اس کے لیے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ (کی حدود) کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ (کی احکام) کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔“

فَأَهْلُ التَّقْوَى هُمْ أَهْلُ النَّجَاةِ مِنْ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، وَهُمْ  
أَهْلُ الْفُوزِ وَالْفَلَاحِ وَالسَّعَادَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ قَالَ تَعَالَى:

﴿ فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ [هود:49]

7. الْإِسْتِعَاذَةُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ:

وَالْإِسْتِعَاذَةُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ هِيَ الْإِلْتِجَاءُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْإِسْتِجَارَةُ بِجَنَابِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
بَهَا فِي كَثِيرٍ مِنْ آيَاتِ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ؛ وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

﴿وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ

عَلِيمٌ﴾ [الأعراف:200]

وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ  
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ

النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾ [الناس:1-6]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ۝﴾ [المؤمنون:97,98]



چنانچہ تقویٰ والے ہی شیاطین جن وانس سے نجات پانے والے ہیں اور وہی دنیا و آخرت کی کامیابی، فلاح اور سعادت پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس آپ صبر کیجیے بے شک اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔“

7. شیطان سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ مانگنا:

شیطان سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ طلب کرنا ہی دراصل (خود کو) اللہ عزوجل کے سپرد کرنا اور اس کی جناب میں شیطان مردود سے (بچنے کے لیے) مدد چاہنا ہے۔

یقیناً اللہ عزوجل نے اس بات کا کتاب عزیز کی بہت سی آیات میں حکم دیا ہے۔ انہی میں سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ طلب کیجیے بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔“

اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”کہہ دیجیے کہ میں پناہ لیتا ہوں انسانوں کے رب کی، انسانوں کے مالک کی، انسانوں کے اللہ کی، اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں اور انسانوں میں سے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور آپ (دعا) کیجیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے میرے رب! میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔“



## مَوَاضِعُ الإِسْتِعَاذَةِ

بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ كَثِيرًا مِّنَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي يَتَعَوَّذُ فِيهَا مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَمِنْ ذَلِكَ:

ا- فِي الصَّلَاةِ:

وَقَدْ مَرَّ قَوْلُهُ ﷺ لِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: "ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ  
حَنْزِبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ، وَانْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا".  
[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يُصَلِّي صَلَاةً فَقَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ثَلَاثًا  
وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ  
نَفْحِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمَزِهِ". [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ]

ب- عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ:

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيمِ﴾ [النحل: 98]

## (اللہ کی) پناہ طلب کرنے کے مواقع

نبی کریم ﷺ نے ایسے بہت سے مواقع بیان کیے ہیں جن میں شیطان (کے شر) سے (اللہ کی) پناہ مانگی جاتی ہے اور ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ نماز میں:

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کا یہ فرمان پہلے گزر چکا ہے: ”یہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے پھر جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دو“۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک نماز پڑھتے دیکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، تین بار اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، بہت زیادہ، تین بار اور اللہ کی تسبیح ہے صبح و شام، تین بار، میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی پھونک، اس کی تھوک اور اس کی اکساہٹ سے“۔

ب۔ تلاوت قرآن کے وقت:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ”پس جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں“۔

### ج- عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَائِ:

لِحَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلَائِ قَالَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ"  
[مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ] وَقِيلَ: إِنَّ الْخُبْثَ ذُكْرَانُ الشَّيَاطِينِ، وَالْخَبَائِثُ إِنَاثُهُمْ.

### د- عِنْدَ الْغَضَبِ:

لِحَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ صَرْدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَاحِدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

### ه- فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ:

فَقَدْ عَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَقُولَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: "اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ".

[رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْأَبَانِيُّ]

ج۔ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت:

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ پڑھتے: ”اے اللہ! بے شک میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں“ اور کہا گیا: بے شک الخُبث سے مراد ”مردشیاطین“ اور الخَبَائِث سے مراد ان کی ”عورتیں“ ہیں۔

د۔ غصہ کے وقت:

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دو آدمیوں نے گالم گلوچ کی۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو جو وہ محسوس کر رہا ہے (غصہ) اس سے جاتا رہے، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ: میں شیطان مردود سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

ہ۔ صبح و شام کے وقت:

یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تعلیم دی کہ جب وہ صبح کریں اور جب شام کریں تو یہ کہا کریں: ”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے اور ظاہر کے جاننے والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور یہ کہ میں اپنی جان کے خلاف کسی گناہ کا ارتکاب کروں یا اس کو کسی مسلمان کی طرف کھینچ لے جاؤں۔“



وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ  
 وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطَلَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا، فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ:  
 "قُلْ". فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: "قُلْ". فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: "قُلْ"  
 فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ  
 تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ".

[رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ]

وَقَالَ ﷺ: "مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ  
 فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ  
 تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ  
 فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ". [رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ، مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ: "قُلِ اللَّهُمَّ  
 فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ  
 وَمَوْلِيكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ؛ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ  
 الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه. قَالَ: قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا  
 أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ". [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ]

عبداللہ بن خمیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو“، میں کچھ نہ بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”کہو“ تو بھی میں کچھ نہ بولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”کہو“ تو میں نے کہا: میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو تو تین تین بار ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ اور معوذتین کہہ لو یہ ہر چیز سے تمہاری کفایت کریں گی۔“

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے (شام کو) تین بار یہ (الفاظ) کہے: ”اللہ کے نام سے، وہ ذات جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین میں اور آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ بہت سننے والا، بہت جاننے والا ہے“ اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ (الفاظ) کہے تو اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کسی ایسی چیز کا حکم دیں جسے میں صبح و شام کہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح و شام اور جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یہ کلمات کہو۔“

و- عِنْدَ نُزُولِ الْمَنْزِلِ:

عَنْ حَوَلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَهَذَا يَشْمَلُ النُّزُولَ فِي الْأَمَاكِنِ الْمَهْجُورَةِ وَالْوُدَيَانِ وَالْإِسْتِرَاحَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى جَوَانِبِ الطَّرِيقِ السَّرِيعَةِ وَالْبِرَارِيِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ، وَيَنْبَغِي أَنْ يُدَرَّبَ الْأَطْفَالُ عَلَى حِفْظِ هَذَا الدِّكْرِ وَيُذَكَّرُوا بِهِ كُلَّمَا نَزَلُوا مِثْلَ هَذِهِ الْمَنَازِلِ.

ز- عِنْدَ سَمَاعِ نَهْيِ الْحِمَارِ وَنَبَاحِ الْكِلَابِ:

لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ؛ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

و۔ کسی مقام پر پڑاؤ کے وقت:

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: جو شخص کسی مقام پر اترے پھر یہ دعا پڑھے: میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کیا۔ تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس مقام سے کوچ کر جائے۔

اس میں ویران جگہیں، وادیاں، شاہراہوں کے کناروں پر واقع آرام گاہیں، جنگل اور ان جیسی دوسری جگہیں سب شامل ہیں۔ ضروری ہے کہ بچوں کی ایسی تربیت کی جائے کہ وہ اس ذکر کو زبانی یاد کریں اور جب بھی وہ ایسی جگہوں پر اتریں تو انہیں اس کی یاد دہانی کروائی جائے۔

ز۔ گدھے کے پینکنے اور کتے کے بھونکنے کے وقت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کے پینکنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔“

وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهَيْقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ؛ فَإِنَّهَا تَرَى مَا لَا تَرُونَ" - [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ]

ح- عِنْدَ التَّشْكِيكِ فِي الْعَقِيدَةِ:

لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيُسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيُنْتِهِ" - [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

ط- عِنْدَ الْجَمَاعِ:

لِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا. فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

ى- عِنْدَ النَّوْمِ:

لِحَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمَعْوِذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ". [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]

جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رات کو کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کے پیننے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ طلب کرو، بلاشبہ یہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔“

ح۔ (شیطان کا) عقیدہ میں شکوک و شبہات ڈالنے کے موقع پر:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے: یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کس نے پیدا کیا ہے؟ حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پھر جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی پناہ مانگے اور شیطانی خیال کو ترک کر دے۔“

ط۔ جماع کے وقت:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ“ پھر اگر اس صحبت سے اولاد مقدر ہے تو شیطان اسے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

ی۔ سوتے وقت:

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے: رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے۔“

## ك- عِنْدَ الرُّؤْيَا السَّيِّئَةِ:

لِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا السُّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَهُ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَا تَضُرَّهُ، وَلَا يُحْبِرُ بِهَا أَحَدًا؛ فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبَشِّرْ وَلَا يُحْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ. وَفِي لَفْظٍ: وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ".

[مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

## 8. ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

إِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَسْلِحَةِ الَّتِي يَعْتَصِمُ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: 152]، وَيَسَاعَدَاةَ مَنْ يَذْكُرُهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ يَذْكُرُهُ بِالنُّصْرَةِ وَالتَّيْيِيدِ وَالْحِفْظِ وَالرِّعَايَةِ وَالْمَعِيَّةِ وَالْكِفَايَةِ مِنْ كُلِّ مَا يَسُوْءُ وَيَحْزَنُ. وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا: "إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ،

ک۔ برا خواب دیکھنے پر:

ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، اگر کوئی شخص خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھتھکارے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے، تو وہ (خواب) اس کو نقصان نہیں دے گا، اور اُسے کسی کو بھی نہ سنائے، پھر اگر وہ اچھا خواب دیکھے تو چاہیے کہ وہ خوش ہو جائے اور صرف اس سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے“۔ ایک اور روایت میں ہے: ”اور اگر وہ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھتھکارے اور چاہیے کہ وہ شیطان کے شر اور اس (خواب) کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بھی (یہ خواب) بیان نہ کرے تو بے شک وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکے گا“۔

8. اللہ عزّوجلّ کا ذکر:

بے شک اللہ عزّوجلّ کا ذکر ان عظیم ہتھیاروں میں سے ہے جن کے ذریعہ بندہ شیطان سے بچ سکتا ہے۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے: ”سو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا“، اس شخص کی خوش بختی کا کیا ٹھکانہ جسے اس کا رب یاد کرے جو بہت بابرکت اور انتہائی بلند ہے۔ بے شک اللہ کا بندے کو یاد کرنا اس کی طرف سے مدد، تائید، حفاظت، نگہبانی اور اس کا ساتھ ہے۔ اور ہر اس چیز سے اس کی کفایت کرنا جو اسے تکلیف اور دکھ دیتی ہے۔ حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے: ”بے شک اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں



وَأَنْ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، وَمِنْهَا: وَأَمْرُكُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ كَثِيرًا، وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي آثَرِهِ، فَاتَى حِصْنًا حَصِينًا فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيهِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ أَحْصَنُ مَا يُكُونُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا كَانَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى“. [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى قُوَّةِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْبِيهِ فِي حِفْظِ الْعَبْدِ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ وَمَكْرِهِ، وَلِذَلِكَ أَرَشَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى اسْتِعْمَالِ الذِّكْرِ فِي كُلِّ أَمْرٍ مِنَ الْأُمُورِ حَتَّى عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ، وَعِنْدَ جَمَاعِ الزَّوْجَةِ، وَعِنْدَ لَبْسِ الثِّيَابِ، وَعِنْدَ رُكُوبِ الدَّابَّةِ، وَعِنْدَ دُخُولِ الْمَنْزِلِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ، وَمَا كَثُرَتْ الْأَمْرَاضُ النَّفْسِيَّةُ وَالْوَسَاوِسُ وَالصَّرْعُ وَالْمَسُّ وَالْجُنُونُ إِلَّا مِنَ التَّفْرِيطِ فِي جَانِبِ الذِّكْرِ وَالْعُقْلَةِ الشَّدِيدَةِ عَنْ هَذَا السِّلَاحِ الْقَوِيِّ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ

اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ (وہ) ان پر عمل پیرا ہوں۔ ان میں سے یہ تھا: میں تمہیں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن تیزی کے ساتھ اس کے تعاقب میں ہوں تو وہ بھاگ کر ایک مضبوط قلعے میں جا گھسے اور اس میں اپنی جان محفوظ کر لے، اسی طرح بندہ شیطان سے سب سے زیادہ محفوظ اسی وقت ہوتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔“

یہ حدیث اللہ عزوجل کے ذکر کی قوت پر دلالت کرتی ہے اور اس بات پر بھی کہ اللہ عزوجل کا ذکر شیطان کی چالوں اور مکر و فریب سے بندے کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے تمام کاموں میں ذکر کرنے کی راہ نمائی فرمائی یہاں تک کہ بیت الخلا میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے، بیوی سے جماعت کرنے، کپڑے پہننے، (سواری کے) جانور پر سوار ہونے، گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کے وقت بھی۔ اور نفسانی (امراض)، وسوسوں، مرگی، جنون (جن چڑھ جانا) اور پاگل پن جیسی بیماریوں میں اضافہ، ذکر اللہ میں کوتاہی اور اس قوی ہتھیار سے شدید غفلت کی بنا پر ہی ہو رہا ہے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: ”جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہو، پھر داخل ہوتے اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لے تو شیطان کہتا ہے: یہاں تمہارے لیے نہ رات گزارنے کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے اور جب آدمی گھر داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا

قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمْ الْمَبِيتَ . وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ عِنْدَ طَعَامِهِ

قَالَ: أَدْرَكْتُمْ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ“. [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا

لَمْ نَضْعُ أَيِّدِنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا

مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا

فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا

يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ

الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةَ لِيَسْتَحِلَّ

بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيَّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ

بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ يَدُهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا“. [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَمِنَ الْأَدَابِ الَّتِي تَحْفَظُ عَلَى الْمَرْءِ طَعَامَهُ وَلَا يَكُونُ لِلشَّيْطَانِ

فِيهِ نَصِيبٌ مَا رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا

كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى، وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ“. [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ اور رات کا کھانا دونوں پالیے۔

حدیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جب کبھی ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانے میں حاضر (شامل) ہوتے تو اس وقت تک ہم کھانے کی طرف اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے جب تک رسول اللہ ﷺ خود ابتدائے کرتے پھر وہ اپنا ہاتھ (کھانے میں) ڈالتے، ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں حاضر تھے کہ اچانک ایک لڑکی بھاگتی ہوئی آئی گویا وہ دھکیلی جا رہی ہو۔ اس نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آیا، گویا وہ دھکیلا جا رہا ہو تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو بلاشبہ شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے اور یقیناً وہی اس لڑکی کو لایا تاکہ اس کے ذریعے سے (کھانا) حلال کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر کھانا حلال کرنے کے لیے وہ اس دیہاتی کو لایا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک اس (شیطان) کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔“

وہ آداب (جن کو اختیار کرنے سے) انسان کا کھانا محفوظ رہتا ہے اور شیطان کا اُس میں کوئی حصہ نہیں ہوتا انہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو چاہیے کہ وہ اسے اٹھالے اور اس پر لگی گندگی کو صاف کر لے اور چاہیے کہ وہ اسے کھالے اور شیطان کے لیے اُسے نہ چھوڑے۔“

## 9. قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ:

وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ مِنْ أَعْظَمِ أَنْوَاعِ الذِّكْرِ، وَهِيَ أَيْضًا مِنْ أَعْظَمِ  
أَسْبَابِ حِفْظِ الْعَبْدِ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ  
الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا  
مَسْتُورًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ  
وَقْرًا ۝ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ  
نُفُورًا ۝﴾ [الاسراء: 46، 45]؛ وَلِأَنَّ الْقُرْآنَ يَدْعُو إِلَى الْهُدَى وَالْإِيمَانِ  
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ يَصْرِفُ اتِّبَاعَهُ عَنْ سَمَاعِ آيَاتِهِ وَالْإِعْرَاضِ  
عَنْهَا؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ  
وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ [فصلت: 26]، وَلِذَلِكَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ لَا  
يَزِيدُ هَؤُلَاءِ إِلَّا عِنَادًا وَاسْتِكْبَارًا؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ  
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾  
[الاسراء: 82]

وَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَكْرَهُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ وَيَنْفِرُ مِنْهَا؛

## 9. تلاوت قرآن:

تلاوت قرآن ذکر کی اقسام میں سب سے بڑی قسم اور بندہ کی شیطان سے حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیے ہیں تاکہ وہ اس (قرآن) کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور جب آپ قرآن میں اپنے رب کا، اس کی وحدانیت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں“۔ کیونکہ قرآن ہدایت اور ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ جبکہ شیطان اپنے پیروکاروں کو اس کی آیات سننے سے دور کرتا اور اس سے اعراض کرنے پر ابھارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ بولے کہ تم اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں غل مچاؤ تاکہ تم غالب آ جاؤ“۔ اسی لیے قرآن ایسے لوگوں کی ہٹ دھرمی اور تکبر میں ہی اضافہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم قرآن میں سے جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے خسارے کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتا“۔

نبی کریم ﷺ نے آگاہ کیا ہے کہ شیطان قرآن کی تلاوت کو ناپسند کرتا اور اس سے دور بھاگتا ہے۔

فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْعَلُوا  
 بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ؛ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ  
 الْبَقَرَةِ». [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَقَالَ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ بِالْأَيْتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ  
 كَفَتَاهُ». [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ] قِيلَ: كَفَتَاهُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

## فَضْلُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ النَّوْمِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ  
 زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَاتَانِي ابْنٌ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ:  
 وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ،  
 وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ. قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
 «يَا أَبَاهُ هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَأَ  
 إِلَيَّ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ  
 كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ». فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ؛

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں تو وہ دونوں اسے کافی ہو جائیں گی“۔ کہا گیا: یعنی دونوں اسے شیطان سے کافی ہو جائیں گی۔

### سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کے لیے مقرر فرمایا تو میرے پاس ایک شخص آیا اور غلے سے لپ بھر بھر کر نکالنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ وہ کہنے لگا: بے شک میں محتاج ہوں، عیال دار ہوں اور سخت ضرورت مند ہوں۔ (راوی) کہتے ہیں: چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر جب میں نے صبح کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی شدید حاجت اور عیال دار ہونے کا شکوہ مجھ سے کیا، تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار رہنا، اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا“۔



لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ، فَجَعَلَ يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ،  
فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي  
مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، لَا أَعُودُ. فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَاصْبَحْتُ  
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟" قُلْتُ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَأَ إِلَيَّ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ  
سَبِيلَهُ. قَالَ: "أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ"، فَرَصَدْتُهُ الثَّلَاثَةَ، فَجَعَلَ  
يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ؛ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي  
أَعَلِمْتُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا. قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى  
فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)  
حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ؛ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ  
شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَاصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: "مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَعَمَ أَنَّهُ  
يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: "مَا هِيَ؟"،

آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور غلے کے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اب تو میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور مجھ پر عیال کی ذمہ داری ہے، میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ میں نے رحم کھاتے ہوئے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ماجرا ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی شدید ضرورت اور عیال داری کا مجھ سے شکوہ کیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا، لہذا میں نے اس کا راستہ پھر چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار رہنا، یقیناً اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے وہ جلد ہی دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں تیسری مرتبہ اس کی گھات میں بیٹھ گیا، وہ پھر سے غلے کے لپ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ تیسری بار ہے اب میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ بے شک تم ہر بار یقین دلاتے ہو کہ آئندہ نہیں آؤ گے لیکن پھر آجاتے ہو۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیت الکرسی (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) مکمل آیت پڑھ لیا کرو، تو ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) اللہ کی طرف سے تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان ہرگز تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ پھر صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کل رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ مجھے نفع پہنچائے گا، چنانچہ میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کیا (کلمات) ہیں؟“

قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ). وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ؛ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. قَالَ: لَا. قَالَ: ذَلِكَ شَيْطَانٌ». [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]

#### 10. الْوُضُوءُ عِنْدَ الْغَضَبِ:

لَمَّا كَانَ الشَّيْطَانُ مَحْلُوقًا مِنْ نَارٍ كَانَ لِلْوُضُوءِ تَأْثِيرٌ فِي طَرْدِ الشَّيْطَانِ وَإِطْفَاءِ نَارِ كَيْدِهِ، وَإِذْهَابِ سُورَةِ الْغَضَبِ عَنِ الْعَبْدِ؛ فَعَنْ أَبِي وَائِلِ الْقَاصِرِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بِنِ مُحَمَّدِ السَّاعِدِيِّ، فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ». [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ] ضَعَفَهُ الْأَلْبَانِيُّ

میں نے کہا: اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) اول سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو اور اس نے مجھے کہا: اللہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ رات بھر) تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان بھی تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ اور وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خیر و بھلائی کے بہت حریص تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت جھوٹا ہے، اے ابو ہریرہ! تجھے معلوم ہے کہ تین راتوں سے (تیرے ساتھ) کون خطاب کر رہا تھا؟“ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شیطان تھا۔“

10. غصہ کے وقت وضو کرنا:

چونکہ شیطان کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے لہذا شیطان کو بھگانے اور اس کی چالوں کی آگ بجھانے اور بندہ سے غصہ کی تیزی دور کرنے میں وضو موثر ہے۔ ابو وائل قاصد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عروہ بن محمد ساعدی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے، ایک آدمی نے ان سے کوئی بات کی تو انہیں غصہ آ گیا، تو وہ اٹھے اور وضو کیا پھر فرمایا: مجھے میرے والد نے میرے دادا اعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بلاشبہ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آ جائے تو چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔“

## 11. التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ:

مَنْ فَضَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ فَتَحَ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَلَمْ يُقْنِطْهُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلَمْ يَتْرُكْهُمْ فَرِيْسَةً لِلشَّيْطَانِ بِسَبَبِ ذُنُوبِهِمْ وَمَعَاصِيهِمْ؛ فَهُوَ سُبْحَانَهُ يَقْبَلُ تَوْبَةَ التَّائِبِينَ وَدُمُوعَ الْعَصَاةِ وَالْمُذْنِبِينَ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ [الشورى: 25]،

وَالشَّيْطَانُ يُرِيدُ إِضْلَالَ الْعَبْدِ وَفِتْنَتَهُ بِالشَّهَوَاتِ؛ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مِيلًا عَظِيمًا﴾ [النساء: 27] وَلَمَّا كَانَ الْإِنْسَانُ عُرْضَةً لِلْوُقُوعِ فِي الذُّنُوبِ وَالْمُخَالَفَاتِ بِسَبَبِ كَيْدِ الشَّيْطَانِ وَوَسْوَاسَتِهِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ لِيَتَطَهَّرَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَلِيَكُونَ ذَلِكَ إِذْلَالًا لِلشَّيْطَانِ وَتَرْغِيمًا لَهُ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ﴾

[الأعراف: 201]

## 11. توبہ واستغفار کرنا:

اللہ عزّوجلّ کا اپنے بندوں پر یہ فضل ہے کہ اس نے ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے اور انہیں اپنی رحمت سے مایوس نہیں کیا۔ اپنے بندوں کو ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب شیطان کا شکار بننے کے لیے نہیں چھوڑ دیا۔ پس پاک ہے وہ ذات جو توبہ کرنے والوں کی توبہ اور نافرمانوں اور گناہ گاروں کے آنسوؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے جانتا ہے۔﴾

شیطان بندہ کو شہوات کے ذریعے بھٹکانہ اور فتنہ میں ڈالنا چاہتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور اللہ تو تم پر مہربانی فرمانا چاہتا ہے مگر جو لوگ خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت دور ہٹ جاؤ۔﴾ جب کہ انسان شیطان کی چالوں اور وسوسوں کے سبب گناہوں اور نافرمانیوں میں پڑنے کے قریب ہوتا ہے، اللہ نے اس کے لیے توبہ اور رجوع کا دروازہ کھول دیا ہے تاکہ وہ گناہوں سے پاک ہو جائے اور یہ شیطان کی ذلت اور رسوائی کا ذریعہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یقیناً جو لوگ متقی ہیں جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے تو وہ متنہب ہو جاتے ہیں پھر فوراً (صحیح صورت حال) دیکھنے لگتے ہیں﴾

وَقَدْ مَرَّ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

”إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرُحُ أَعْوَى عِبَادَكَ مَا دَامَتْ

أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ

أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَعْفَرُونِي“. [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

## 12. تَطْهِيرُ الْبَيْتِ وَحِفْظُهَا:

يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يُطَهِّرَ بَيْتَهُ مِنْ آلَاتِ اللَّهْوِ وَالصُّورِ الْمُحَرَّمَةِ

وَالْتَمَائِيلِ وَالتَّصَالِبِ وَالْكَالَابِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا وَرَدَ فِيهِ النَّهْيُ،

وَيَدْخُلُ فِي ذَلِكَ تَطْهِيرُ الْبَيْتِ مِنَ الْغِنَاءِ فَقَدْ قَالَ مُجَاهِدٌ فِي

قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَفْزَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾ [الاسراء: 64]،

قَالَ: صَوْتُ الشَّيْطَانِ الْغِنَاءُ.

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لِيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحْلُونَ الْحِرَّ.

أَيُّ الزَّنَا وَالْحَرِيرِ وَالْخَمْرِ وَالْمَعَارِفِ“. [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]

وَمِنْ ذَلِكَ أَيْضًا تَطْهِيرُ الْبَيْتِ مِنَ الْأَجْرَاسِ الْمَوْسِيقِيَّةِ أَوْ الَّتِي

تُشْبِهُ نَوَاقِيسَ النَّصَارَى؛ لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ“. [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]،

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً شیطان نے کہا تھا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ بھٹکا تا رہوں گا جب تک ان کی رو میں ان کے جسموں میں موجود ہیں، اس پر رب نے فرمایا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں بھی انہیں بخشتا رہوں گا۔“

12. گھروں کی طہارت اور ان کی حفاظت:

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے گھر کو آلاتِ موسیقی، حرام تصاویر، مورتوں (بت)، صلیبوں اور کتوں وغیرہ سے پاک رکھے جن کے رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور گھر کو گانے بجانے سے پاک رکھنا بھی اس میں شامل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور ان میں سے جس کو بھی تو اپنی آواز سے پھسلا سکتا ہے پھسلا لے۔﴾ مجاہد رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: شیطان کی آواز سے مراد گانا بجانا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ ضرور میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا کاری، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو حلال کر لیں گے۔“

اور اس میں گھر کو موسیقی والی گھٹیوں اور نصاریٰ سے مشابہ گھنٹوں سے پاک و صاف رکھنا بھی شامل ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”گھنٹی شیطان کی بانسری (سُر) ہے۔“



وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُقْفَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ».

[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَمِنْ تَطْهِيرِ الْبُيُوتِ وَحِفْظِهَا: مَا أُرْشِدَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَحَمِرُوا آئِنَتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، أَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ».

[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَمِنْ حِفْظِ الْبُيُوتِ أَيْضًا: صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِيهَا وَكَثْرَةُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِيهَا؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ؛ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ».

[رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَحَسَنَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔“

گھروں کی صفائی اور حفاظت کے ضمن میں یہ بھی شامل ہے جس کی طرف نبی کریم ﷺ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں راہ نمائی فرمائی ہے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کر لیا کرو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک لیا کرو خواہ برتنوں پر کوئی چیز (آڑ) ہی رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔“

اسی طرح گھروں کی حفاظت میں یہ بھی شامل ہے کہ ان میں نوافل نماز اور کثرت سے تلاوت قرآن کا اہتمام کیا جائے کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور یقیناً قرآن کی کوہان سورۃ البقرۃ ہے اور بے شک شیطان جب سنتا ہے کہ سورۃ البقرۃ پڑھی جا رہی ہے تو گھر سے نکل جاتا ہے۔“

### 13. تَحْصِينُ الْأَهْلِ وَالْأَوْلَادِ:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ". [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَحَسَنَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: "إِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ

لَّامَّةٍ". [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]

وَمِنْ تَحْصِينِ الْأَوْلَادِ مِنَ الشَّيْطَانِ اسْتِحْبَابُ التَّأْذِينِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ؛ لِحَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وُلِدَتْهُ فَاطِمَةُ".

[رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

### 13. اہل و عیال کی حفاظت:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم خریدے تو یہ دعامانگے: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس خیر کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام بھی اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے ان کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کیا کرتے تھے: میں ہر شیطان اور موذی جاندار اور ہر نظر بد سے اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔“

اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھنے کے لیے بچہ کی ولادت کے دن اس کے کانوں میں اذان دینا مستحب ہے۔ ابورافع رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے وہ کہتے ہیں: ”میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں اذان کہی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا۔“

قَالَ ابْنُ الْقَيْمِ: وَسِرُّ التَّأْذِينِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ أَوَّلَ مَا يَقْرَعُ  
سَمِعَ الْإِنْسَانَ كَلِمَاتُهُ الْمُتَضَمِّنَةَ لِكِبْرِيَاءِ الرَّبِّ وَعَظَمَتِهِ. مَعَ مَا  
فِي ذَلِكَ مِنْ فَائِدَةٍ أُخْرَى وَهِيَ هُرُوبُ الشَّيْطَانِ مِنْ كَلِمَاتِ  
الْأَذَانِ، وَهُوَ كَانَ يَرُصُّ حَتَّى يُوَلِّدَ فَيُقَارِنُهُ لِلْمَحَنَةِ الَّتِي قَدَّرَهَا  
اللَّهُ وَشَاءَ هَا؛ فَيَسْمَعُ شَيْطَانُهُ مَا يُضْعِفُهُ وَيُعِظُّهُ أَوَّلَ أَوْقَاتِ تَعَلُّقِهِ  
بِهِ، وَفِيهِ مَعْنَى آخَرَ: وَهُوَ أَنْ تَكُونَ دَعْوَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِسْلَامِ  
وَالْإِسْلَامِ وَإِلَى عِبَادَتِهِ سَابِقَةً عَلَى دَعْوَةِ الشَّيْطَانِ.

وَمَنْ تَحْصِيْنِ الْإِبْنَاءِ ضِدَّ الشَّيْطَانِ عَدُمُ تَرْكِ الصَّبِيَانِ فِي الطَّرَقَاتِ  
وَالشَّوَارِعِ إِذَا دَخَلَ اللَّيْلُ؛ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ فِي هَذَا الْوَقْتِ؛  
فَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلَ أَوْ  
كَانَ جُنْحَ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا  
ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اذان دینے کا راز واللہ اعلم یہ ہو سکتا ہے کہ انسان کی سماعت سے جو پہلی چیز نکلے وہ رب کی کبریائی اور عظمت کے کلمات پر مشتمل ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک دوسرا فائدہ اذان کے الفاظ سنتے ہی شیطان کا بھاگ جانا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ شیطان گھات میں ہوتا ہے کہ جو نہی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کے ساتھ لگ جاتا ہے اس امتحان کے لیے جو اللہ نے اس کے لیے مقدر کیا اور اس کے لیے چاہا۔ تو اس کا شیطان اس سے تعلق کی پہلی ملاقات میں ہی وہ سن لیتا ہے جو اسے کمزور کرتا اور غصہ دلاتا ہے اور اس کا ایک اور معنی بھی ہے: وہ یہ کہ (آنے والے بچے) کو شیطان کی دعوت سے پہلے اللہ، دین اسلام اور اس کی عبادت کی دعوت دی جائے۔

شیطان کے مقابلہ میں بچوں کی حفاظت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جیسے ہی رات کا وقت ہو جائے تو بچوں کو راستوں اور گلیوں میں نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رات شروع ہونے لگے یا (یہ کہا) کہ رات کا ابتدائی حصہ ہو تو اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کی ابتدائی تاریکی کا کچھ حصہ گزر جائے تو اس وقت بچوں کو چھوڑ دو“۔

## 14. غَضُّ الْبَصْرِ:

فَالشَّيْطَانُ قَدْ يَسْتُخْدِمُ بَصَرَ الْإِنْسَانِ فِي النَّظَرِ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهُ  
مِنَ النِّسَاءِ الْفَاتِنَاتِ؛ فَيَكُونُ ذَلِكَ ذَرْيَعَةً إِلَى ارْتِكَابِ مَا هُوَ أَعْظَمُ؛  
فَعَلَى اللَّيْبِ أَنْ يَعْلَقَ هَذَا الْبَابَ، وَأَنْ يَحْفَظَ بَصْرَهُ عَنِ مُتَابَعَةِ  
النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقَاتِ وَالْأَسْوَاقِ؛ فَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
أَرَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفُضْلَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى رَأَى الْجُمْرَةَ فَرَمَاهَا،  
فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، وَقَدْ أَدْرَكَتُهُ  
فَرِيضَةُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْحَجِّ، فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ .  
قَالَ: وَلَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُنُقَ الْفُضْلِ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! مَالِكَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: ”رَأَيْتُ شَابًّا  
وَشَابَّةً، فَحِفْتُ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا“ . [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَسَنٌ صَحِيحٌ ]  
وَإِنَّ مِنْ أَسْبَابِ غَضِّ الْبَصْرِ أَنْ يَعْتَزِلَ الْإِنْسَانُ مَا اسْتَطَاعَ  
الْأَمَاكِنَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا اخْتِلَاطٌ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ؛  
كَالْأَسْوَاقِ مَثَلًا، وَقَدْ قَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

## 14. غضبِ بصر / نگاہیں جھکانا:

تحقیق شیطان انسان کی نگاہ کو استعمال کرتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز عورتوں کی طرف دیکھے جو اس کے لیے حلال نہیں پھر یہ (نگاہ) اس چیز کے ارتکاب کا ذریعہ بن جائے جو اس سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔ لہذا عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس دروازہ کو بند کر دے اور راستوں اور بازاروں میں عورتوں کا تعاقب کرنے سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے۔ تو علیؓ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فضلؓ (بن عباسؓ) کو اپنے پیچھے بٹھایا پھر چلے یہاں تک کہ جمرہ نظر آنے لگا پھر آپ ﷺ نے اس کی رمی کی، تو آپ ﷺ کے پاس خشم قبیلہ کی ایک نوجوان لڑکی آئی پھر پوچھنے لگی کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فضلؓ کی گردن موڑ دی تو اس پر عباسؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کی گردن کیوں موڑ دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جوان لڑکے اور جوان لڑکی کو دیکھا تو مجھے ان کے بارے میں شیطان کے حملہ کا خوف لاحق ہوا۔“

غضبِ بصر کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ انسان اپنی مقدور بھر کوشش کرے کہ وہ ایسی جگہوں سے دور رہے جہاں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے مثلاً بازار، سلمان فارسیؓ نے کہا:



”لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ  
يَخْرُجُ مِنْهَا؛ فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيَتُهُ“.

[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

### 15. تَرَكَ الْخَلْوَةَ بِالْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ:

إِذَا كَانَ النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ يُحْضِرُ الشَّيْطَانَ فَإِنَّ الْخَلْوَةَ بِهَا  
أَشَدُّ فِي اسْتِدْعَاءِ الشَّيْطَانِ، وَلِذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَلْوَةِ  
بِالْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ؛ فَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ قَالَ: ”لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو  
مَحْرَمٍ“ . [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ كَانَ  
يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُونَ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ  
مِنْهَا فَإِنَّ تَالِيَهُمَا الشَّيْطَانُ“ . [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَحَسَنَةُ الْأَلْبَانِيُّ]

وَعَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: بَيْنَمَا مُوسَى جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ  
إِبْلِيسُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا الَّذِي إِذَا صَنَعَهُ الْإِنْسَانُ اسْتَحْوَذَتْ  
عَلَيْهِ؟ قَالَ: إِذَا أَعْجَبْتَهُ نَفْسُهُ، وَاسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ، وَنَسِيَ ذُنُوبَهُ،

”اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہرگز نہ بننا جو سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ بننا جو سب سے آخر میں وہاں سے نکلتے ہیں کیونکہ بازار شیطان کا میدانِ کارزار ہے اور وہاں وہ اپنا جھنڈا نصب کرتا ہے۔“

15. اجنبی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) ترک کرنا:

جب اجنبی عورت پر نگاہ ڈالنے سے شیطان حاضر ہو جاتا ہے تو یقیناً اس کے ساتھ خلوت تو شیطان کو دعوت دینے میں اور بھی شدید ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے اجنبی عورت کے ساتھ تنہا ہونے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت (تنہائی) اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت سفر کرے سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ ایک محرم ہو۔“

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ بیٹھے جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو کیونکہ ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

عبید الرحمن بن زیاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اس دوران کہ موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ابلیس آیا، موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: وہ کون سا کام ہے جو انسان کرے تو تم اس پر غالب آجاتے ہو؟ اس نے کہا: جب انسان کو اپنا آپ بہت اچھا لگنے لگے، وہ اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے،

وَأَحَدْرُكَ ثَلَاثًا: لَا تَخَلْ بِامْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَكَ؛ فَإِنَّهُ مَا خَلَا رَجُلٌ  
بِامْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا كُنْتُ صَاحِبَهُ دُونَ أَصْحَابِي حَتَّى أُفْتِنَهُ بِهَا.  
16. الزَّوْجُ:

وَالزَّوْجُ مِنَ الْأَسْبَابِ الَّتِي تُذْهَبُ وَسَاوَسَ الشَّيْطَانِ، وَتَعْصِمُ  
الْإِنْسَانَ مِنَ الْوُقُوعِ فِي الشَّهَوَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ، وَلِذَلِكَ حَتَّى  
النَّبِيُّ ﷺ الشَّبَابَ عَلَى الزَّوْجِ فَقَالَ ﷺ: "يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ،  
مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ؛ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ  
لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]  
وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ  
فَاتَى زَيْنَبَ فَقَضَى مِنْهَا حَاجَتَهُ وَقَالَ: "إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبَلُ فِي صُورَةِ  
شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ  
فَلْيَاتِ أَهْلَهُ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مِمَّا فِي نَفْسِهِ". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]  
قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَقَدْ نَبَّهَ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا:

میں تمہیں تین چیزوں سے ڈراتا ہوں: کسی ایسی عورت کے ساتھ اکیلے نہ ہونا جو تمہارے لیے حلال نہیں کیونکہ جب بھی کوئی مرد کسی ایسی عورت کے ساتھ تھا ہوتا ہے جو اس کے لیے حلال نہ ہو میں اپنے ساتھیوں کے علاوہ اس کے ساتھ ہوتا ہوں یہاں تک کہ میں اس عورت کے ذریعہ اسے فتنہ میں ڈال دیتا ہوں۔

16. شادی کرنا:

شادی ان اسباب میں سے ہے جو شیطان کے وسوسوں کو دور کرتے ہیں، انسان کو حرام خواہشات میں پڑنے سے بچاتے ہیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کو شادی پر ابھارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے نوجوانوں کی جماعت! جو کوئی تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت توڑنے والا ہے۔“

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو وہ آپ ﷺ کو اچھی لگی تو آپ ﷺ فوراً اپنی بیوی زینب بنت جحش کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے ان سے اپنی حاجت پوری فرمائی اور فرمایا: ”یقیناً عورت شیطان کی شکل میں سامنے آتی ہے اور شیطانی صورت میں ہی پلٹتی ہے تو جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے، یقیناً یہ کام اس کے خیال کو دور کر دے گا جو اس کے نفس میں ہے۔“

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دو باتوں پر متنبہ کرتی ہے: ان میں سے ایک ہے:

التَّسَلَّى عَنِ الْمَطْلُوبِ بِحِنْسِهِ.

الثَّانِي: الْأَعْلَامُ بِأَنَّ سَبَبَ الْإِعْجَابِ قُوَّةُ الشَّهْوَةِ، فَأَمَرَ بِتَنْقِيصِهَا.

17. تَعَمُّدُ مُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ:

إِنَّ مُخَالَفَةَ الشَّيْطَانِ هِيَ إِظْهَارُ لِلْعِدَاوَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِإِعْلَانِهَا فِي قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا

يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [فاطر: 6]

وَ لِذَلِكَ أَرَشَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بَعْضِ الْأُمُورِ وَالْآدَابِ الَّتِي فِيهَا مُخَالَفَةٌ لِلشَّيْطَانِ، وَمِنْ ذَلِكَ:

أ- الْأَكْلُ بِالْيَمِينِ:

فَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

ب- اسْتِحْبَابُ الْقِيلُولَةِ:

لِحَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "قِيلُوا؛ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا تَقِيلُ". [رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَحَسَنَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

مطلوب کی جنس سے سکون پانا۔

دوسرا: اس بات کی وضاحت کہ پسندیدگی شہوت کو قوی کرنے کا سبب ہوتی ہے لہذا اس کو کم کرنے کا حکم دیا۔

17. عمدۃ شیطان کی مخالفت کرنا:

بے شک شیطان کی مخالفت کرنا اس دشمنی کا اظہار ہے جس کے اعلان کا حکم اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں دیا ہے: ﴿بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اسے دشمن ہی بنائے رکھو، بے شک وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ والوں میں سے ہو جائیں﴾۔

اسی لیے نبی کریم ﷺ نے بعض ان امور اور آداب کی راہ نمائی فرمائی ہے جن میں شیطان کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے اور نہ اس سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور اسی سے پیتا ہے۔“

ب۔ قیلولہ کی پسندیدگی:

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیلولہ کیا کرو کیونکہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔“

ج - تَرَكُ التَّبْدِيرِ:

فَقَدْ نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ التَّبْدِيرِ، وَوَصَفَ الْمُبْدِرِينَ بِأَنَّهُمْ  
إِخْوَانُ الشَّيَاطِينِ؛ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُبْدِرْ تَبْدِيرًا﴾ إِنَّ الْمُبْدِرِينَ  
كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾

[الاسراء: 26,27]

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُحَدِّثًا مِنَ الْإِسْرَافِ وَالتَّبْدِيرِ: "فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ،  
وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ، وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ". [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]  
د- التَّانِي فِي الْأُمُورِ:

لَمَّا كَانَتِ الْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَغَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي التَّانِي وَالتَّمَهْلِ  
فَقَالَ ﷺ: "التَّانِي مِنَ الرَّحْمَنِ، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ".

[رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَحَسَنَهُ الْأَبَانِيُّ]

ه- رَدُّ الشَّائِبِ:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ أَنْ يُكْثِرَ الْإِنْسَانَ مِنَ الشَّائِبِ؛ لِأَنَّهُ عَلَامَةٌ  
عَلَى الْكَسَلِ وَالتُّمُورِ، وَلِذَلِكَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِدَفْعِ الشَّائِبِ وَكَطْمِهِ؛  
فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الشَّائِبُ مِنَ  
الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا  
قَالَ: هَا. ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ". [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

ج۔ فضول خرچی چھوڑنا:

اللہ عزّوجلّ نے فضول خرچی سے منع فرمایا اور فضول خرچوں کا وصف بیان کیا کہ وہ شیاطین کے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور بے جا خرچ نہ کرو۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر ہے﴾۔

اور نبی کریم ﷺ نے اسراف اور فضول خرچی سے ڈراتے ہوئے فرمایا: ”ایک بستر آدمی کا، دوسرا اس کی بیوی کا، تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کے لیے“۔

د۔ معاملات میں ٹھہراؤ:

جلد بازی چونکہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے لہذا نبی کریم ﷺ نے ٹھہراؤ اور آرام (سے) بغیر جلد بازی کے کام کرنے کی رغبت دلائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آہستگی رحمن کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے“۔

ہ۔ جمائی کو روکنا:

بے شک شیطان کو پسند ہے کہ انسان کثرت سے جمائیاں لے کیونکہ یہ سستی اور کسل مندی کی علامت ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ نے جمائی کو روکنے اور دبانے کا حکم دیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو جس قدر ممکن ہو اسے روکے کیونکہ جب کوئی (جمائی کے وقت) ’ہا‘ کی آواز نکالتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے“۔



18. تَجَنَّبُ بَعْضَ الْأَلْفَاظِ وَالْعِبَارَاتِ وَالْأَسْمَاءِ

الَّتِي يُحِبُّهَا الشَّيْطَانُ وَمِنْهَا:

قَوْلُ (لَوْ)

فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ إِحْرَاصٌ عَلَى مَا يَنْفَعُ وَاسْتِعْنُ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا؛ وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. فَإِنَّ "لَوْ" تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ». [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

قَوْلُ: تَعَسَ الشَّيْطَانُ

عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: «كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرْتُ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ: تَعَسَ الشَّيْطَانُ. قَالَ: لَا تَقُلْ تَعَسَ الشَّيْطَانُ؛ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي صَرَعْتَهُ وَلَكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الدُّبَابَةِ». [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ]

18. بعض ایسے الفاظ، عبارات اور ناموں سے اجتناب کرنا جن کو

شیطان پسند کرتا ہے اور ان میں سے چند یہ ہیں:

(کاش) کہنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے جبکہ ہر ایک میں خیر ہے، اس چیز کی حرص کرو جو تجھے فائدہ دے، اللہ کی مدد چاہو اور ہمت مت ہارو (تھک کر نہ بیٹھو) اور اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو یہ نہ کہو، کاش! میں ایسا کرتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا بلکہ کہو، یہ اللہ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کر دیا، کیونکہ ’کاش‘ شیطان کے عمل (کا دروازہ) کھول دیتا ہے۔“

یہ کہنا کہ: شیطان برباد ہو

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پھسل گئی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا نہ کہو کہ شیطان برباد ہو! کیونکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو شیطان تکبر کرتا ہے یہاں تک کہ گھر جتنا (بڑا) ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اپنی قوت کی وجہ سے اسے پچھاڑ دیا بلکہ بسم اللہ کہو کیونکہ جب تم ایسا کہتے ہو تو شیطان چھوٹا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔“

## إِسْمُ الْأَجْدَعِ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟  
قَالَ: مَسْرُوقُ بْنُ أَجْدَعٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

”الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ“ . [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ] ضَعْفَهُ الْأَلْبَانِيُّ

19. تَيَقَّنْ ضَعْفَ الشَّيْطَانِ:

يَنْبَغِي عَلَى الْعَبْدِ أَنْ يُوقِنَ بِضَعْفِ كَيْدِ الشَّيْطَانِ؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
يَقُولُ: ﴿فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾

[النساء: 76]، وَلَيْتَذَكَّرُ كَيْفَ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَحْشَى مِنْ عِبَادِ اللَّهِ

الْمُؤْمِنِينَ؛ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ”إِيهِ يَا ابْنَ

الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا

سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ“ . [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

وَمِنْ ضَعْفِ الشَّيْطَانِ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ فَتْحَ بَابٍ مُغْلَقٍ؛ فَعَنْ جَابِرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَغْلِقُوا

الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا“ .

[رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

## ”اجدع“ نام رکھنا

مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ بتایا کہ مسروق بن اجدع۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اجدع شیطان ہے۔“

19. شیطان کے کمزور ہونے کا یقین رکھنا:

بندہ کو چاہیے کہ وہ شیطان کی چالوں کی کمزوری کا یقین رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿سوان شیطان کے دوستوں سے خوب جنگ کرو۔ یقیناً شیطان کی چالیں بہت کمزور ہوتی ہیں۔﴾ اور اسے یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان کس طرح اللہ کے مومن بندوں سے ڈرتا ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”اے خطاب کے بیٹے! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شیطان جب بھی راستہ میں تم سے ملتا ہے تو اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔“

شیطان کی کمزوری اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بند دروازے کھولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دروازوں کو بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھول سکتا۔“

## حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ  
رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيتُ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ  
لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسَى، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ  
أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ“. [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]

20. الدُّعَاءُ:

وَالدُّعَاءُ بِجَانِبِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَنْفَعِ الْأَدْوِيَةِ فَيَدْحُرِ الشَّيْطَانَ  
وَنَحْرَهُ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَثِيرًا مَّا يَدْعُو بِالنَّجَاةِ مِنْ شَرِّ  
الشَّيَاطِينِ؛ فَعَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ”بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ  
جَنْبِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَأَخْسِيءُ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي،  
وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى“. [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ]

## شیطان سے حفاظت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس کے نامہ اعمال میں سونکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی اور اس روز شام تک یہ کلمات شیطان سے اس کی حفاظت کرتے رہیں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا مگر وہ جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے۔“

20. دعا (کرنا):

استعاذہ کے ساتھ ساتھ دعا کرنا شیطان کو دور کرنے اور اس سے مقابلہ کرنے میں سب سے زیادہ نفع مند دوا ہے۔ نبی کریم ﷺ شیاطین کے شر سے بچنے کی کثرت سے دعا مانگا کرتے تھے۔ ابواز ہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: ”اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو مجھ سے دور کر دے، میرے نفس کو (آگ سے) آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس والوں میں شامل فرمادے۔“

## 21. تَرْكُ السَّفَرِ وَحَيْدًا:

فَالشَّيْطَانُ يَطْمَعُ فِي الْإِنْسَانِ إِذَا كَانَ وَحِيدًا وَيُزَيِّنُ لَهُ فِعْلَ  
الْمَعَاصِي وَالْمُنْكَرَاتِ؛ وَبِخَاصَّةٍ إِذَا كَانَ مُسَافِرًا بَعِيدًا عَنِ أَهْلِهِ  
وَمَوْطِنِهِ، وَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ  
شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رُكْبٌ». [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَحَسَنَهُ ابْنُ حَجْرٍ]

وَأَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ الْمُسَافِرِينَ بِعَدَمِ التَّفَرُّقِ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا لِلِاسْتِرَاحَةِ  
أَوِ النَّوْمِ؛ فَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ  
إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَالِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ.  
قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؛ حَتَّى لَوْ  
بَسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ». [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ]

21. تنہا سفر کرنے سے گریز کرنا:

شیطان اس (بات) کا بہت خواہش مند ہوتا ہے کہ انسان اکیلا ہو تو وہ اس کے لیے اس کے گناہوں اور برے اعمال کو خوب صورت بنا دے۔ خاص طور پر جب وہ اپنے گھر والوں اور وطن سے دور سفر پر ہو اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اکیلا سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہیں۔“

نبی کریم ﷺ نے مسافروں کو وصیت فرمائی ہے کہ جب وہ کسی جگہ آرام کرنے یا سونے کے لیے پڑاؤ ڈالیں تو الگ الگ نہ ہوں۔ ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تھے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا ان وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے۔“ چنانچہ اس کے بعد جب بھی آپ ﷺ کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے ساتھ مل (جل) کر رہتے حتیٰ کہ اگر ان پر ایک چادر پھیلا دی جاتی تو وہ ان سب کو ڈھانپ لیتی۔



فَانظُرْ رَحْمَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكَ كَيْفَ كَانَتْ اسْتِحَابَةُ الصَّحَابَةِ  
لِتَوْجِيهَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِذَا تَأَمَّلْتَ ذَلِكَ عَرَفْتَ فَضْلَ الْقَوْمِ  
وَعَرَفْتَ كَذَلِكَ الْفَرْقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ، نَسَأَلُ اللَّهَ  
تَعَالَى أَنْ يُنَجِّنَا مِنْ حِيلِ الشَّيْطَانِ وَمَكَائِدِهِ، وَأَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ  
عِبَادِهِ الْمُخْلِصِينَ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.



پس غور کرو اللہ مجھ پر اور تم پر بھی رحم فرمائے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبولیت کس طرح تھی۔

اگر تم اس پر غور کرو تو ان لوگوں کی فضیلت جان لو گے اور اسی طرح تمہیں وہ فرق بھی معلوم ہو جائے جو صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان لوگوں کے درمیان ہے جو ان کے بعد آئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں شیطان کے حیلوں اور اس کی چالوں سے بچالے اور ہمیں اپنے چنے ہوئے بندوں میں شامل کر لے۔

اور ہماری آخری بات یہی ہے کہ تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔



## قرآن مجید لفظی ترجمہ و تفسیر آڈیو

اردو	2007	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	قرآن مجید ترجمہ و تفسیر
اردو	2017	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	فہم القرآن مختصر تفسیر
اردو	2013	ڈاکٹر ادریس زبیر	قرآن مجید ترجمہ و تفسیر
انگلش	2010	تیمیز زبیر	قرآن مجید ترجمہ و تفسیر
انگلش	2012	تیمیز زبیر	قرآن مجید ترجمہ و تفسیر
انگلش	2015	تیمیز زبیر	فہم القرآن مختصر تفسیر
انگلش	2002	آمنہ الہی	قرآن مجید ترجمہ و تفسیر
انگلش	2002	حجاب اقبال	قرآن مجید ترجمہ و تفسیر
سندھی	2002	فرح عباسی	فہم القرآن مختصر تفسیر
پشتو	2002	بسمل کمال	فہم القرآن مختصر تفسیر

## قرآن مجید لفظی ترجمہ، کتب، کتابچے اور کارڈز

اردو	2016	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	قرآن مجید لفظی ترجمہ (دو جلدیں)
اردو	2017	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	قرآن مجید لفظی ترجمہ (کامل)
اردو	2017	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	قرآن مجید لفظی ترجمہ پارہ 30-1
اردو	2017	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	سورۃ البقرہ (لفظی ترجمہ)
اردو	2017	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	سورۃ یوسف (لفظی ترجمہ)
اردو	2016	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	سورۃ الحجرات (لفظی ترجمہ)
اردو	2008	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	قرآن مجید منتخب آیات اور سورتیں
		زبیدہ عزیز (ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے دورہ قرآن 2014 سے ماخوذ)	قرآن کے موتی

## دیگر کتب

اردو	2013	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	علم حدیث
عربی اور اردو	2009	الهدیٰ شعبہ تحقیق	الاربعون النوویہ
عربی اور اردو	2015	الهدیٰ شعبہ تحقیق	قبر کے تین سوال
عربی اور اردو	2015	الهدیٰ شعبہ تحقیق	زبان کی حفاظت
عربی اور اردو	2015	الهدیٰ شعبہ تحقیق	تم کب تو یہ کرو گے؟
اردو	2018	الهدیٰ شعبہ تحقیق	نماز کے اذکار
اردو	2019	الهدیٰ شعبہ تحقیق	قرآن کے فضائل و آداب
عربی اور اردو	2019	الهدیٰ شعبہ تحقیق	قرآن اور احسان

## الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمد للہ پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

### شعبہ تعلیم و تربیت

- اس شعبہ کے تحت قرآن و سنت کی تعلیم طلباء و طالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:
- تعلیم القرآن کورس
  - تدر القرآن کورس
  - صوت القرآن کورس
  - فہم القرآن کورس
  - تحفظ القرآن کورس
  - تعلیم التجوید کورس
  - تعلیم القراءات العشرۃ الضغری کورس
  - تعلیم دین کورس
  - تعلیم الحدیث کورس
  - جمعی الفلاح کورس
  - خط و کتابت کورسز
  - سہر کورسز
  - سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
  - روشنی کا سفر
  - روشنی کی کرن
  - ریاضی شیخ
  - فقہ اسما اللہ الحاشی

ہمارے سچے کورسز: • منار الاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

• الہدیٰ انٹرنیشنل سکول میں ماہنامہ سوری تا اے لیول تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

### شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عید الاضحیٰ کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف پیوہ اور نارادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستوں میں تعلیمی اور فراہمی کام
- دینی و سماجی راہ نمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیسوں کا کام
- کنوئیں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر
- میرج پیور

### شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- اشاعت کتب: اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور غنٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- میڈیا پروڈکشن: قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیچرز میڈیا فورمز پر بلا معاوضہ پیش کیے جاتے ہیں۔

### ☆ Alhuda Apps:

- Quran for All
- Quran in Hand
- Learn Quran
- AlhudaLive
- Duain
- Asmaa' Allah al-Husna
- Quranic & Masnoon Duas
- Wa Iyyaka Nastaen
- Dua Kijaiy
- Supplications for Traveling
- Sonay Jagnay Kay Azkaar
- Hajj & Umrah
- Quran Qaida

### ☆ Alhuda e-Learning:

Alhuda e-Learning is a free platform for learning authentic knowledge of Quran and Sunnah under teacher supervision.

یہ ایک ایسے ایپ ہے جو موجودہ دور کی ضرورت کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کسی بھی وقت دنیا کے کسی بھی ملک میں نہ صرف باقاعدگی سے کلاس لے سکتے ہیں بلکہ لیچرز اور نوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

- Learn as a student/guest.
- Attendance marking and points calculation.
- Communication with Group Incharge via WhatsApp.
- Download audios
- Listen anywhere anytime
- Live classes on Zoom.

☆ Websites: [www.alhudapk.com](http://www.alhudapk.com) | [www.farhathashmi.com](http://www.farhathashmi.com)

☆ Facebook: [www.facebook.com/DrFarhatHashmi/](http://www.facebook.com/DrFarhatHashmi/)

☆ YouTube: [www.youtube.com/drfarhathashmiofficial/](http://www.youtube.com/drfarhathashmiofficial/)

☆ Telegram Channels: <https://telegram.me/ThePeralsofWisdom>



TM

كَيْفَ تَنْجُو مِنْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ

متن و اردو ترجمہ



AL-HUDA  
Publications (Pvt) Ltd.

978-969-690-046-7



04010029

